

یسوع مسیح کا مکاشفہ - نمبر ایک

وحی کے بیچ: تمثیلوں سے آخری انتباہ تک پیش گوئیوں کے منظر نامے کی پردہ کشائی

Jeff Pippenger

2023-07-29

بائبل میں ریاستہائے متحدہ کی خاص طور پر نشاندہی کی گئی ہے۔ بائبل کی کئی عبارتیں دنیا کے اختتام پر ریاستہائے متحدہ کی خاص طور پر نشاندہی کرتی ہیں۔ کتاب مکاشفہ کے باب تیرہ میں کہا گیا ہے کہ ریاستہائے متحدہ وہ دوسرا، یعنی دو سینگوں والا حیوان ہے جو زمین سے نکلتا ہے اور ساری دنیا کو خرید و فروخت سے روکتا ہے، سوئے اُن کے جن کے پاس حیوان کا نشان ہو۔

اور میں نے ایک اور درندہ کو زمین میں سے اوپر آتے دیکھا؛ اور اس کے دو سینگ برہ کی مانند تھے، اور وہ اژدہا کی مانند بولتا تھا۔ اور وہ پہلے درندے کے سب اختیار اس کے سامنے استعمال کرتا تھا، اور زمین اور اس کے بسنے والوں کو اس پہلے درندے کی عبادت کراتا تھا جس کی جان لیوا چوٹ شفا پا چکی تھی۔ اور وہ بڑے بڑے عجائب کرتا تھا، یہاں تک کہ آدمیوں کے سامنے آسمان سے آگ زمین پر اتارتا تھا۔ اور وہ ان معجزوں کے وسیلے سے، جنہیں کرنے کا اسے درندے کے سامنے اختیار ملا تھا، زمین کے بسنے والوں کو دھوکا دیتا تھا؛ اور زمین پر بسنے والوں سے کہتا تھا کہ وہ اس درندے کی ایک مورت بنائیں جیسے تلوار سے زخم لگا تھا اور وہ زندہ رہا۔ اور اسے یہ اختیار دیا گیا کہ وہ درندے کی مورت کو جان بخشے تاکہ درندے کی مورت بول بھی سکے، اور یہ بھی کرے کہ جو کوئی درندے کی مورت کی عبادت نہ کرے وہ قتل کیا جائے۔ اور وہ سب کو، چھوٹے اور بڑے، امیر اور غریب، آزاد اور غلام، ان کے دائیں ہاتھ پر یا ان کی پیشانیوں پر ایک نشان لگواتا ہے؛ اور یہ کہ کوئی شخص خرید و فروخت نہ کر سکے، مگر وہی جس کے پاس وہ نشان، یا درندے کا نام، یا اس کے نام کا عدد ہو۔

یہاں حکمت ہے۔ جس کے پاس فہم ہے وہ درندے کے عدد کو شمار کرے، کیونکہ یہ انسان کا عدد ہے؛ اور اس کا عدد چھ سو چھیاسٹھ ہے۔ مکاشفہ 13:11-18.

اس عبارت میں دو سینگوں والے زمینی درندے سے متعلق سات بنیادی نبوتی خصوصیات بیان ہوئی ہیں: وہ اس درندے کا اقتدار استعمال کرتا ہے جو اس سے پہلے تھا؛ وہ دنیا کے ہر شخص کو اس درندے کی عبادت کرنے پر مجبور کرتا ہے جو اس سے پہلے تھا؛ وہ ایسے بڑے عجائبات دکھاتا ہے جنہیں سب لوگ دیکھتے ہیں؛ وہ پوری دنیا کو دھوکا دیتا ہے اور دنیا کو حکم دیتا ہے کہ وہ اس سے پہلے والے درندے کی ایک شبیہ بنائیں؛ وہ درندے کی شبیہ کو جان بخشتا ہے اور وہ بولتی ہے؛ وہ موت کی سزا کے تحت پوری دنیا کو مجبور کرتا ہے کہ وہ درندے کی شبیہ کی عبادت کریں؛ اور وہ پوری دنیا کو مجبور کرتا ہے کہ وہ یا تو پیشانی پر یا ہاتھ پر نشان قبول کریں اور جن کے پاس درندے کا نشان، نام یا عدد نہیں ہوتا ان کے لیے خرید و فروخت ممنوع کر دیتا ہے۔

آیت گیارہ میں جس درندے کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ "زمین میں سے اوپر آتا ہے"، اس کی انجام دی ہوئی فریب کاری اتنی فریب دہ اور طاقتور ہے کہ وہ "زمین پر بسنے والوں کو دھوکا دیتا ہے"۔ ساری دنیا ریاستہائے متحدہ کے ہاتھوں دھوکا کھائے گی۔ یعنی، خدا کی کلیسیا کے سوا—ساری دنیا کو ضد مسیح کے نشان کو قبول کرنے پر دھوکے سے آمادہ کیا جائے گا۔ وہ نبوتی واقعات جو اس عالمگیر فریب سے پہلے پیش آنے والے ہیں، پہلے ہی شروع ہو چکے ہیں۔

بائبل کی کچھ کہانیاں ایسی ہیں جنہیں زیادہ تر لوگ جانتے ہیں، چلے صرف سطحی طور پر ہی کیوں نہ ہو۔ زیادہ تر لوگوں نے موسیٰ اور فرعون، دانیال اور نبوکدنصر یا یسوع اور پپلاطس کے درمیان ہونے

والے آمانا سامنا کے بارے میں سن رکھا ہے۔ لوگ ان بائبل کی کہانیوں کو سمجھ کے مختلف درجوں پر جانتے ہیں، لیکن وہ لازماً یہ نہیں پہچانتے کہ بائبل کی نبوتیں براہ راست اور نہایت مخصوص طور پر بادشاہوں اور بادشاہتوں کی نشاندہی کرتی ہیں۔ یقیناً ایسا ہی موسیٰ، دانیال اور مسیح کے معاملے میں تھا۔ مصر، بابل اور روم کو ان تاریخی واقعات سے پہلے ہی بائبل کی نبوتوں میں واضح طور پر شناخت کیا گیا تھا جن میں انہوں نے اپنی اپنی بادشاہتوں سے متعلق پیشگوئیوں کو پورا کیا۔ خدا کبھی نہیں بدلتا۔

کیونکہ میں خداوند ہوں، میں نہیں بدلتا؛ اس لیے اے یعقوب کے بیٹو، تم فنا نہیں ہوئے۔ ملاکی 3:6
یسوع مسیح کل، آج اور ابد تک یکساں ہے۔ عبرانیوں 13:8۔

یہ حقیقت کہ خدا کبھی نہیں بدلتا ہمیں یہ اجازت دیتی ہے کہ ہم مکاشفہ تیرہ میں مذکور زمین سے اٹھنے والے دو سینگوں والے درندہ کے بارے میں غور کرتے ہوئے کچھ سادہ منطق بروئے کار لائیں۔ چونکہ ہم جانتے ہیں کہ خدا نے مصر، بابل اور روم کی سلطنتوں کی براہ راست شناخت کرنے والی پیشین گوئیاں بیان کیں جب وہ ہر ایک خدا کی کلیسیا کے ساتھ معاملہ کرتی اور اسے ایذا دیتی رہیں، اس بنا پر ہم مکاشفہ تیرہ کے زمین کے درندہ کے بارے میں کچھ حقائق قائم کرسکتے ہیں۔ زمین کا یہ درندہ بھی، مصر، بابل اور روم کی طرح، بائبل کی نبوت میں اُس تاریخ سے پہلے ہی براہ راست شناخت کیا جائے گا جب اُس قوم کے بارے میں کی گئی پیشین گوئی پوری ہوگی۔ میں کہتا ہوں کہ ہم اس حقیقت کو ایک نہایت سادہ مگر اہم بائبل قاعدے کی بنیاد پر قائم کرسکتے ہیں۔ اس قاعدے کے مطابق سچائی دو گواہوں کی شہادت پر قائم کی جاتی ہے۔

دو یا تین گواہوں کی گواہی پر سزائے موت کے مستحق کو موت دی جائے گی؛ لیکن ایک گواہ کی گواہی پر اسے موت نہیں دی جائے گی۔ استثنا 17:6

ایک گواہ کسی آدمی کے خلاف کسی بدی یا کسی گناہ کے لیے—کسی بھی گناہ میں جو وہ کرے—نہ اٹھے؛ دو گواہوں کی گواہی پر یا تین گواہوں کی گواہی پر بات ثابت کی جائے گی۔ استثنا 19:15

یہ تیسری بارے کہ میں تمہارے پاس آ رہا ہوں۔ ہر بات دو یا تین گواہوں کی شہادت سے ثابت ہوگی۔ دوم کرنٹھیوں 13:1

کسی بزرگ کے خلاف الزام قبول نہ کرو، مگر دو یا تین گواہوں کی موجودگی میں۔ 1 تیمتھیس 5:19

بائبل کی پیشگوئی نے قدیم مصر کے زوال کی پیشین گوئی کی، جب خدا نے مصر کے سرکش فرعون سے نمٹا۔ بائبل کی پیشگوئی نے قدیم بابل کے عروج و زوال کی پیشین گوئی کی، اور خدا نے بابل کے سرکش بادشاہوں سے بھی نمٹا۔ بائبل کی پیشگوئی نے مشرکانہ روم کی سلطنت کے عروج و زوال کی پیشین گوئی کی، اور روم کے فاسد نمائندوں کی نشان دہی کی گئی اور ان سے نمٹا گیا۔ خدا کے غیر متغیر کردار کا تسلسل اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ بائبل کی پیشگوئی میں مذکور سب سے اہم سلطنت—مکاشفہ تیرہ کا زمین سے نکلنے والا درندہ—یقیناً بائبل کی پیشگوئی کے ذریعے شناخت کر لی جائے گی۔

جب مکاشفہ باب تیرہ کے زمین سے نکلنے والے درندے کی پیشگوئی پوری ہوگی، تو خدا کی کلیسیا زمین کے درندے کی سیاسی اور مذہبی قیادت سے ٹکراؤ میں ہوگی، جیسا کہ موسیٰ، دانی ایل اور مسیح کے ذریعے نبوی طور پر دکھایا گیا ہے۔ دنیا کے اختتام پر ریاست ہائے متحدہ کا نبوتی کردار بائبل کی پیشگوئیوں کا ایک بنیادی موضوع ہے۔ جب ہم بائبل کی وہ معلومات واضح کریں گے جو بائبل کی پیشگوئی میں ریاست ہائے متحدہ کے کردار کی نشاندہی کرتی ہیں، تو ہم وہی اصول بروئے کار لائیں گے

جو خود بائبل کے اندر پائے جاتے ہیں، کیونکہ خدا کے کلام کو کسی انسانی تعریف کی ضرورت نہیں۔
قدیم اسرائیل کو رسومی قوانین، صحت کے قوانین، دس اخلاقی احکام، زراعت کے قوانین، اور دیگر
بہت سے قوانین دیے گئے تھے۔ خدا منظم ہے۔

ہر بات شائستگی اور ترتیب سے ہو۔ 1 کرنتھیوں 14:40.

بائبل میں کہیں بھی ایسی گواہی نہیں ملتی کہ کوئی شخص خدا کے دیے ہوئے اصولوں کو محض نظر
انداز کر کے برکت پا سکتا ہے۔ اگر مطالعہ نبوت کے مقصد سے بائبل میں اور بائبل ہی کے ذریعے قائم کیے
گئے نبوت کی تعبیر کے اصولوں کو نظر انداز کیا جائے، تو کون برکت کی توقع رکھ سکتا ہے؟

آؤ، اب ہم باہم دلیل کریں، خداوند فرماتا ہے: اگرچہ تمہارے گناہ قرمزی کی مانند ہیں، تو بھی وہ
برف کی مانند سفید ہو جائیں گے؛ اگرچہ وہ ارغوانی کی مانند سرخ ہیں، تو بھی وہ اون کی مانند
ہو جائیں گے۔ اشعیا 1:18

جب ہم بائبل کے اصولوں کو استعمال کریں گے، تو ہم بائبل ہی کو یہ طے کرنے اور تصدیق کرنے دیں گے کہ
یہ اصول درست ہیں یا باطل۔ جیسا کہ خدا کے تمام مختلف اصولوں کے ساتھ ہوتا ہے، ان اصولوں کی
ایک شیطانی جعلی نقل ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ جب کسی سچائی کو ثابت کرنے
کے لیے کوئی اصول استعمال کیا جائے، تو شناخت کی گئی سچائی اور استعمال شدہ اصول، دونوں کو
پرکھا جائے۔

اے عزیزو! ہر ایک روح کا یقین نہ کرو بلکہ روحوں کو آزماؤ کہ آیا وہ خدا کی طرف سے ہیں یا
نہیں کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی دنیا میں نکل آئے ہیں۔ 1 یوحنا 4:1

اس مطالعے میں ریاست ہائے متحدہ کے نبوی کردار کی شناخت کے علاوہ ایک اور مقصد یہ ہے کہ
مکاشفہ کی کتاب میں وہ خفیہ پیغام معلوم کیا جائے جیسے یسوع نے اس خاص نسل تک پوشیدہ رکھا۔

پوشیدہ باتیں خداوند ہمارے خدا کی ہیں، لیکن جو باتیں ظاہر کی گئی ہیں وہ ہمیشہ کے لیے ہماری
اور ہماری اولاد کی ہیں تاکہ ہم اس شریعت کے سب کلام پر عمل کریں۔ استثنا 29:29

خدا کے نبوی راز جو ظاہر کیے جاتے ہیں، اُن کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ اس راز کو حاصل کرتے ہیں، وہ
اُس کی شریعت پر عمل کر سکیں۔ انسان اُس کی شریعت پر صرف اسی وقت عمل کر سکتے ہیں
جب وہ اُن کے دلوں پر لکھی جائے۔ مکاشفہ کی کتاب میں جو راز کھولا جا رہا ہے، وہ اس عمل کا حصہ
ہے کہ روح القدس خدا کی شریعت ہمارے باطن اور دلوں پر لکھتا ہے۔ وہ راز جو خدا کے لوگوں پر کھولا
جاتا ہے، جب اور اگر ایمان کے ساتھ قبول کیا جائے، تو نئے عہد کو قائم کرتا ہے۔

دیکھو، وہ دن آتے ہیں، خداوند فرماتا ہے، کہ میں اسرائیل کے گھرانے اور یہوداہ کے گھرانے کے ساتھ
ایک نیا عہد باندھوں گا۔ اُس عہد کی مانند نہیں جو میں نے اُن کے باپ دادا کے ساتھ اُس دن باندھا
تھا جب میں نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر اُنہیں مصر کی سرزمین سے نکالا؛ جس عہد کو اُنہوں نے توڑ دیا،
حالانکہ میں اُن کا شوہر تھا، خداوند فرماتا ہے۔ بلکہ یہ وہ عہد ہوگا جو میں اُن دنوں کے بعد
اسرائیل کے گھرانے کے ساتھ باندھوں گا، خداوند فرماتا ہے: میں اپنی شریعت اُن کے باطن میں
رکھوں گا اور اسے اُن کے دلوں پر لکھوں گا؛ اور میں اُن کا خدا ہوں گا اور وہ میری قوم ہوں گے۔
یرمیاہ 31:31-33.

اس زمین کی تاریخ کے آخری ایام میں، خدا کا اپنے احکام پر عمل کرنے والے لوگوں کے ساتھ عہد کی
تجدید کی جائے گی۔ ریویو اینڈ بیرالڈ، 26 فروری، 1914.

مکاشفہ ۱:۱-۳ آخری تنبیہ کا پیغام:

یسوع مسیح کا مکاشفہ، جو خدا نے اسے دیا تاکہ وہ اپنے بندوں کو اُن باتوں کی خبر دے جو عنقریب ضرور واقع ہونی ہیں؛ اور اس نے اسے اپنے فرشتے کے وسیلے سے اپنے خادم یوحنا کے پاس بھیج کر ظاہر کیا۔ جس نے خدا کے کلام اور یسوع مسیح کی گواہی، اور ان سب باتوں کی جنہیں اُس نے دیکھا، شہادت دی۔ مبارک ہے وہ جو پڑھتا ہے، اور وہ جو اس نبوت کے کلام کو سنتے ہیں اور ان باتوں پر عمل کرتے ہیں جو اس میں لکھی ہوئی ہیں؛ کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ مکاشفہ ۱:۳۔

مکاشفہ کے باب ایک کی پہلی تین آیات بتاتی ہیں کہ "یسوع مسیح کا مکاشفہ" انسانیت کے لیے آخری پیغام ہے۔ یہ بلاشبہ ایک پیغام ہے، کیونکہ "یسوع مسیح کا مکاشفہ" انہیں آسمانی باپ کی طرف سے دیا گیا تھا تاکہ وہ اپنے خادموں کو دکھائے کہ کیا "عنقریب واقع ہونا لازم ہے"۔

ہمیں یہ غور کرنے کے لیے کہا گیا ہے کہ "روح القدس نے معاملات کو اس طرح ترتیب دیا ہے، پیش گوئی دیے جانے میں بھی" اور "بیان کیے گئے واقعات میں بھی"۔

"روح القدس نے معاملات کو اس طرح ترتیب دیا ہے کہ، نبوت کے عطا کیے جانے اور پیش کردہ واقعات دونوں میں، یہ تعلیم دی جائے کہ انسانی وسیلہ نظر سے اوجھل رہے، مسیح میں پوشیدہ، اور آسمان کے خداوند خدا اور اُس کی شریعت کو سربلند کیا جائے۔ دانی ایل کی کتاب پڑھو۔ وہاں پیش کردہ سلطنتوں کی تاریخ کو نقطہ بہ نقطہ سامنے لاؤ۔" Testimonies to Ministers, 112.

"واقعات کی منظر کشی" اور "نبوت دیے جانے" کا ذکر، جو مکاشفہ کے پہلے باب کی پہلی تین آیات میں ہے، خاص طور پر یہ دکھاتا ہے کہ خدا انسانوں سے کس طرح مرحلہ وار کلام کرتا ہے، اور یہ بھی بتاتا ہے کہ جو پیغام پہنچایا جاتا ہے اسے "یسوع مسیح کا مکاشفہ" کہا جاتا ہے۔

یسوع مسیح نے پھر اس پیغام کے ساتھ، جو اسے خدا سے ملا تھا، دو کام کیے۔ اس نے وہ پیغام اپنے فرشتے کے ذریعے بھیجا اور اسی فرشتے کے ذریعے اپنے پیغام کو نشانوں کے ذریعے ظاہر بھی کیا۔ اس کا فرشتہ پھر وہ پیغام نبی یوحنا کے پاس لے گیا جس نے اسے لکھ لیا، اور اسے کلیسیاؤں کو آپ اور میرے لیے بھیج دیا۔ پہلی تین آیات کو "روح القدس" نے یوں "ڈھالا" کہ پیغام پہنچانے کے عمل میں شامل دونوں پہلوؤں یعنی "پیغام" اور "ابلاغ کے عمل" کو نمایاں کیا جائے۔

وہ تین آیات جن پر ہم غور کر رہے ہیں انسانیت کے لیے آخری پیغام پیش کرتی ہیں، لیکن محض آخری پیغام ہی نہیں—اس سے بھی بڑھ کر، یہ تین آیات کرہ ارض کے لیے آخری "انتباہی" پیغام کی نمائندگی کرتی ہیں۔ اس پیغام کی "انتباہی" خصوصیت اس وقت نمایاں ہوتی ہے جب لوگوں کے ایک طبقے کو "مبارک" کہا جاتا ہے، اس بنا پر کہ وہ "جو کچھ اس میں لکھا ہے" اسے پڑھتے، سنتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو "یسوع مسیح کا مکاشفہ" کہلانے والے اس انتباہ کو نہ پڑھتا ہے اور نہ سنتا ہے۔ ان کے لیے مبارک ہونا ناممکن ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر ایک طبقہ اس بنا پر مبارک ہے کہ وہ لکھی ہوئی باتوں کو پڑھتا، سنتا اور ان پر عمل کرتا ہے، تو ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو مبارک نہیں۔ کیا کوئی شخص یسوع مسیح کے مکاشفہ کے پیغام کو پڑھے گا، سنے گا اور اس پر عمل کرے گا؟ اگر ہاں، تو وہ مبارک ٹھہرے گا؛ اگر نہیں، تو وہ ملعون ٹھہرے گا۔

"نبی فرماتا ہے: 'مبارک ہے وہ جو پڑھتا ہے'— کچھ ایسے ہیں جو پڑھنا ہی نہیں چاہتے؛ برکت ان کے لیے نہیں۔" اور وہ جو سنتے ہیں— کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو نبوتوں کے متعلق کسی بات کو سننے سے انکار کرتے ہیں؛ برکت اس طبقے کے لیے نہیں۔ اور جو ان باتوں پر عمل کرتے ہیں جو اس میں لکھی ہیں— بہت سے لوگ مکاشفہ میں موجود تنبیہات اور ہدایات پر توجہ دینے سے انکار کرتے ہیں؛ ان میں سے کوئی بھی وعدہ شدہ برکت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ جتنے لوگ نبوت کے موضوعات کا مذاق اڑاتے ہیں اور یہاں سنجیدگی سے دی گئی علامات کا استہزا کرتے ہیں، اور جو اپنی زندگیوں کی اصلاح کرنے اور ابن آدم کی آمد کے لیے تیاری کرنے سے انکار کرتے ہیں، وہ بے برکت رہیں گے۔" عظیم کشمکش، 341.

عبارت "hand" "time is at hand" تیسری آیت میں اس بات کی نشان دہی کرتی ہے کہ یہ ایک مخصوص وقت ہے جب آخری تنبیہی پیغام تاریخ میں آ پہنچتا ہے۔ "وقت"—(ایک مخصوص وقت)—"نزدیک ہے"۔ ایک مخصوص وقت آنے ہی والا ہے، کیونکہ وہ نزدیک ہے، اور خدا کے لوگ (جن کی نمائندگی یوحنا کرتا ہے) اس "وقت" کے آنے سے پہلے ہی پیغام کو سمجھ لیتے ہیں۔ یوحنا نے پہلی صدی کے اختتام کے قریب مکاشفہ کی کتاب قلم بند کی، تاہم یہ آیات یہ واضح کرتی ہیں کہ سن 100 عیسوی کے بہت بعد تاریخ میں ایک وقت آئے گا جب آخری تنبیہی پیغام کی منادی کی جائے گی۔ جب وہ "وقت" "نزدیک" ہوگا، تو وہ پیغام جو "وہ باتیں جو بہت جلد پیش آنے والی ہیں" کی نشان دہی کرتا ہے، خدا کے خدایوں پر ظاہر کر دیا جائے گا۔

اس سلسلہ مضمین میں، جن بائبل مقامات کا ہم حوالہ دیں گے، ان کی تشریح کی تائید کے لیے بائبل اور ایلن واٹ کی تحریروں کو بطور سند استعمال کیا جائے گا۔

ہم ولیم ملر کے مرتب کردہ نبوی تفسیر کے قواعد اور 'Keys' 'Keys' نامی مجموعے میں شناخت کیے گئے قواعد کا بھی حوالہ دیں گے۔ ہم 'حقوق کی تختیاں' کہلانے والے نبوی مطالعے کو بھی بروئے کار لائیں گے۔

ہم اُن تمام اصولوں کی وضاحت کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے جنہیں ہم استعمال کرتے ہیں۔ اختصار کی خاطر ہم محض Prophetic Keys کے مجموعے کا حوالہ دیں گے اُن کے لیے جو اس اصول کی مزید مفصل دلیل پڑھنا چاہیں۔ Habakkuk's Tables سیریز میں ہمارا ارادہ ہے کہ ہم بعض پیشکشوں کی نشان دہی کریں جہاں وہ موضوع، جس پر ہم مختصراً بات کریں گے، زیادہ گہرائی سے زیر بحث لایا گیا ہے۔

جب ہم کتاب مکاشفہ کے مطالعے پر کام کر رہے ہیں تو ہم عوامی ردعمل کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، لیکن ہم صرف اسی رائے کا جواب دیں گے جو جاری مطالعے میں مدد دے۔ ہماری گفتگو کا دائرہ کار موجودہ سلسلہ پیشکشوں، وہ نبوتی قواعد جن پر ہم عمل کرتے ہیں، اور حقوق کی لوحوں میں پائی جانے والی معلومات پر مشتمل ہوگا۔

یسوع مسیح کا مکاشفہ، جو خدا نے اسے اپنے بندوں کو اُن باتوں کی خبر دے جو عنقریب ضرور واقع ہونی ہیں؛ اور اس نے اسے اپنے فرشتے کے وسیلے سے اپنے خادم یوحنا کے پاس بھیج کر ظاہر کیا۔ جس نے خدا کے کلام اور یسوع مسیح کی گواہی، اور اُن سب باتوں کی جنہیں اُس نے دیکھا، شہادت دی۔ مبارک ہے وہ جو پڑھتا ہے، اور وہ جو اس نبوت کے کلام کو سنتے ہیں اور اُن باتوں پر عمل کرتے ہیں جو اس میں لکھی ہوئی ہیں؛ کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ مکاشفہ 1:3۔

یونانی لفظ جس کا ترجمہ "signified" کیا گیا ہے، اس کے معنی "indicate" ہیں۔ اس نے پیغام "اپنے" فرشتے کے ذریعے بھیجا اور اسے "اپنے" فرشتے کے ذریعے ظاہر کیا۔ "اس کا" فرشتہ جبرائیل ہے۔

فرشتہ کے یہ الفاظ، 'میں جبرائیل ہوں، جو خدا کے حضور کھڑا رہتا ہوں'، ظاہر کرتے ہیں کہ آسمانی درباروں میں اسے نہایت بلند مرتبہ حاصل ہے۔ جب وہ دانی ایل کے پاس پیغام لے کر آیا تو اس نے کہا، 'ان باتوں میں میرا کوئی مددگار نہیں، سوائے میخائیل [مسیح] تمہارے سردار کے'۔ دانی ایل 10:21۔ جبرائیل کے بارے میں نجات دہندہ مکاشفہ میں فرماتا ہے کہ 'اس نے اپنے فرشتہ کے وسیلے سے اسے اپنے بندہ یوحنا کے پاس بھیج کر ظاہر کیا'۔ مکاشفہ 1:1۔ The Desire of Ages, 99۔

فرشتہ جبرائیل پیغام لے کر بھیجا جاتا ہے اور فرشتہ جبرائیل خود اس پیغام کی نمائندگی بھی کرتا ہے۔ جب انسانیت تاریخ کے اس موڑ پر پہنچتی ہے کہ "وقت قریب ہے" اور آخری انتباہی پیغام کا اعلان ہوتا ہے، تو اس آخری پیغام کی نمائندگی ایک فرشتہ کرتا ہے۔ کتاب مکاشفہ میں "پیغامات" کو اکثر فرشتوں کی صورت میں پیش کیا گیا ہے، اور ظاہر ہے کہ مکاشفہ میں "فرشتہ" کے طور پر ترجمہ ہونے والا یونانی لفظ "پیغام رساں" کے معنی رکھتا ہے۔

تاریخ میں خدا کی سچائی کا جو بھی مکاشفہ سامنے آیا ہے، وہ یقیناً یسوع مسیح ہی کا مکاشفہ ہے، مگر کتابِ مکاشفہ کے بابِ اول میں یسوع مسیح کا مکاشفہ بنی نوع انسان کے لیے آخری تنبیہ ہے، اور یہ ایک مخصوص گھڑی پر واقع ہوتا ہے جسے 'وقت' کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ کتابِ مکاشفہ میں ایک اور مقام پر یوحنا یہ کہتا ہے کہ 'وقت قریب ہے'۔ وہ دوسرا مقام آیات ایک تا تین کے بارے میں میرے لیے ہوئے ابتدائی دعوؤں کو پرکھنے کے لیے دوسری گواہی فراہم کرتا ہے۔

اور اُس نے مجھ سے کہا، یہ باتیں معتبر اور سچی ہیں؛ اور پاک نبیوں کے خداوند خدا نے اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھانے کے لیے جو عنقریب ضرور ہونے والی ہیں اپنا فرشتہ بھیجا ہے۔ دیکھ، میں جلد آتا ہوں؛ مبارک ہے وہ جو اس کتاب کی نبوت کی باتوں پر عمل کرتا ہے۔

اور میں یوحنا نے یہ چیزیں دیکھیں اور سنیں۔ اور جب میں نے سن لیا اور دیکھ لیا تو میں اس فرشتے کے قدموں کے آگے سجدہ کرنے کے لیے گر پڑا جس نے مجھے یہ چیزیں دکھائیں۔

پھر اُس نے مجھ سے کہا، دیکھ، ایسا نہ کر؛ کیونکہ میں تیرا اور تیرے بھائیوں یعنی نبیوں اور اُن لوگوں کا جو اس کتاب کی باتوں پر عمل کرتے ہیں، شریکِ خادم ہوں۔ خدا کی عبادت کر۔

اور اُس نے مجھ سے کہا، اس کتاب کی نبوت کے اقوال پر مہر نہ لگانا، کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ جو ناراست ہے وہ ناراست ہی رہے؛ اور جو ناپاک ہے وہ ناپاک ہی رہے؛ اور جو راستباز ہے وہ راستباز ہی رہے؛ اور جو مقدس ہے وہ مقدس ہی رہے۔ مکاشفہ 6:22-11۔

کتابِ مکاشفہ کے آخر میں ہمیں وہی موضوع ملتا ہے جو مکاشفہ کے آغاز میں ہے۔ ابلاغ کے عمل اور پیغام کا ایک بار پھر حوالہ اُس وقت دیا جاتا ہے جب "خداوند خدا" نے "اپنے فرشتے کو بھیجا تاکہ اپنے بندوں پر وہ باتیں ظاہر کرے جو عنقریب ہونی ہیں۔" اور جیسے ہی بندوں کو وہ پیغام دکھایا جاتا ہے جو "وہ باتیں جو عنقریب ہونی ہیں" کی نشاندہی کرتا ہے، مسیح اعلان کرتے ہیں کہ وہ جلد آ رہے ہیں۔ یہ وہ پیغام ہے جو مسیح کی دوسری آمد سے پہلے آتا ہے، لہذا یہ آخری تنبیہی پیغام ہے—وہی پیغام جسے پہلے باب کی پہلی آیت میں "یسوع مسیح کا مکاشفہ" کہا گیا ہے۔ مکاشفہ کی پہلی تین آیات میں جس برکت کا وعدہ کیا گیا ہے، اسے اس بیان کے ساتھ دہرایا گیا ہے کہ "مبارک ہے وہ جو اس کتاب کی نبوت کی باتوں پر عمل کرتا ہے۔"

ان آیات میں ہمیں ابلاغ کے اس عمل کی توسیع ملتی ہے جو بابِ اول میں بیان کیا گیا تھا، کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب جبرائیل یوحنا کو پیغام پہنچاتا ہے تو یوحنا اس پیغام سے اس قدر مغلوب ہو جاتا ہے کہ وہ جبرائیل کی عبادت کرنا چاہتا ہے؛ تب جبرائیل یوحنا کی اس غلط فہمی کو استعمال کرتا ہے تاکہ یہ واضح کرے کہ آسمانی فرشتے، زمینی انبیا، اور وہ سب جو اس پیغام کے اقوال کی پاسداری کرتے ہیں، سب "ہم خادم" ہیں جنہیں خالق کائنات کی عبادت کرنی ہے، نہ کہ خدا کی مخلوق کی۔

یہ آیات اُنہی واقعات اور اسی پیغام کو بیان کرتی ہیں جن پر ہم پہلے باب میں غور کر رہے ہیں۔ یہ وفادار اور سچی باتوں کو دہراتی ہیں جو خدا کے خادموں کو دکھاتی ہیں کہ کون سی باتیں جلد وقوع میں پیش کیا گیا ہے۔ بابِ بائیس میں ہمیں مزید ثبوت ملتا ہے کہ یہ پیغام آخری تنبیہی پیغام ہے، کیونکہ وہ "وقت" جو "نزدیک" ہے یہ بتایا گیا ہے کہ انسانی مہلت آزمائش کے بند ہونے سے فوراً پہلے واقع ہوگا؛ کیونکہ یہ اعلان ہے کہ "جو بے انصاف ہے وہ بے انصاف ہی رہے؛ اور جو ناپاک ہے وہ ناپاک ہی رہے؛ اور جو راستباز ہے وہ راستباز ہی رہے؛ اور جو مقدس ہے وہ مقدس ہی رہے،" مہلتِ آزمائش کے خاتمے کی نشاندہی کرتا ہے، اور سات آخری بلاؤں کے آغاز کی بھی، جو بالآخر مسیح کی دوسری آمد پر اختتام پذیر ہوتی ہیں۔

اُس وقت میکائیل، وہ بڑا سردار جو تیری قوم کے بنیوں کی طرف سے کھڑا رہتا ہے، اُٹھ کھڑا ہوگا؛ اور ایسی مصیبت کا زمانہ ہوگا جیسی اُس وقت تک جب سے کوئی قوم وجود میں آئی ہے کبھی نہ ہوئی؛ اور اُس وقت تیری قوم میں سے ہر ایک جو کتاب میں لکھا ہوا پایا جائے گا نجات پائے گا۔
دانیال 12:1.

"جب تیسرے فرشتے کا پیغام ختم ہوتا ہے، تو زمین کے گنہگار باشندوں کے لیے رحمت مزید شفاعت نہیں کرتی۔ خدا کے لوگ اپنا کام پورا کر چکے ہیں۔ انہوں نے 'آخری بارش'، 'حضور خداوند سے تازگی' حاصل کر لی ہے، اور وہ ان کے سامنے آنے والی آزمائش کی گھڑی کے لیے تیار ہیں۔ آسمان میں فرشتے ادھر ادھر تیزی سے آ جا رہے ہیں۔ ایک فرشتہ زمین سے واپس آ کر اعلان کرتا ہے کہ اس کا کام مکمل ہو گیا ہے؛ آخری آزمائش دنیا پر آ چکی ہے، اور جن سب نے اپنے آپ کو الہی احکام کے وفادار ثابت کیا ہے انہوں نے 'خدا زندہ کی مہر' حاصل کر لی ہے۔ پھر یسوع آسمانی مقدس میں اپنی شفاعت ختم کر دیتا ہے۔ وہ اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے اور بلند آواز سے کہتا ہے: 'ہو گیا۔' اور جب وہ یہ پر وقار اعلان کرتا ہے تو تمام فرشتگان اپنے تاج اتار دیتے ہیں: 'جوئے انصاف ہے وہ اب بھی انصاف رہے؛ اور جو ناپاک ہے وہ اب بھی ناپاک رہے؛ اور جو راستباز ہے وہ اب بھی راستباز رہے؛ اور جو مقدس ہے وہ اب بھی مقدس رہے۔' مکاشفہ 22:11۔ ہر ایک کا فیصلہ زندگی یا موت کے لیے ہو چکا ہے۔" عظیم کشمکش،
613.

کتاب مکاشفہ کے آغاز میں اور اختتام پر وہی کہانی پیش کی گئی ہے۔ ان دونوں مقامات کو یکجا کرنے سے ہمیں سمجھ آتا ہے کہ "یسوع مسیح کا مکاشفہ" مسیح کی دوسری آمد سے پہلے انسانیت کے لیے آخری تنبیہی پیغام ہے۔ یہ پیغام علامتی طور پر ایک فرشتے کی صورت میں پیش کیا گیا ہے جو مہلت کے خاتمے سے عین پہلے آتا ہے۔ یہ پیغام اس بنیاد پر انسانیت کو دو طبقات میں تقسیم کرتا ہے کہ آیا لوگ اس پیغام کو—جو اُس وقت مہر کھول کر ظاہر کیا جاتا ہے جب "وقت نزدیک ہے"، یعنی مہلت کے خاتمے سے ٹھیک پہلے—پڑھتے، سنتے اور اس پر عمل کرتے ہیں یا نہیں۔

جیسے جیسے ہم اس دنیا کی تاریخ کے اختتام کے قریب آ رہے ہیں، آخری دنوں سے متعلق پیشگوئیاں خاص طور پر ہمارے مطالعے کا تقاضا کرتی ہیں۔ عہد جدید کی آخری کتاب ایسی سچائی سے بھرپور ہے جیسے سمجھنا ہمارے لیے ضروری ہے۔ شیطان نے بہت سوں کے ذہنوں پر پردہ ڈال دیا ہے، یہاں تک کہ وہ کتاب مکاشفہ کے مطالعے سے بچنے کے لیے کسی بھی بہانے کو غنیمت جانتے ہیں۔

کتاب مکاشفہ، کتاب دانی ایل کے ساتھ ملا کر، گہرے مطالعے کا تقاضا کرتی ہے۔ ہر خدا ترس استاد اس بات پر غور کرے کہ اُس انجیل کو کس طرح سب سے واضح طور پر سمجھا اور پیش کیا جائے جیسے ہمارے منجی نے شخصی طور پر آ کر اپنے خادم یوحنا پر ظاہر کیا—'یسوع مسیح کا مکاشفہ، جو خدا نے اسے دیا تاکہ وہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھائے جو جلد ہونے والی ہیں۔' کسی کو اس کی بظاہر پراسرار علامتوں کی وجہ سے مکاشفہ کے مطالعے میں دلشکستہ نہیں ہونا چاہیے۔ 'اگر تم میں سے کسی کو حکمت کی کمی ہو تو وہ خدا سے مانگے جو سب کو سخاوت کے ساتھ دیتا ہے اور ملامت نہیں کرتا۔' 'مبارک ہے وہ جو پڑھتا ہے، اور جو اس نبوت کی باتیں سنتے ہیں اور ان پر عمل کرتے ہیں جو اس میں لکھی گئی ہیں؛ کیونکہ وقت قریب ہے۔' ہمیں کتاب مکاشفہ میں مضمحل عظیم اور پر وقار سچائیوں کا دنیا میں اعلان کرنا ہے۔ یہ سچائیاں خدا کی کلیسیا کے عین مقاصد اور اصولوں میں داخل ہونی چاہئیں۔ اس کتاب کا زیادہ گہرا اور زیادہ مستعد مطالعہ ہونا چاہیے، اور اس میں موجود سچائیوں کی زیادہ پرزور پیشکش ہونی چاہیے—وہ سچائیاں جو ان سب سے متعلق ہیں جو ان آخری دنوں میں زندہ ہیں۔ جو سب اپنے خداوند سے ملاقات کی تیاری کر رہے ہیں انہیں اس کتاب کو سنجیدہ مطالعے اور دعا کا موضوع بنانا چاہیے۔ یہ بالکل وہی ہے جو اس کے نام سے ظاہر ہے—اس زمین کی تاریخ کے آخری دنوں میں رونما ہونے والے نہایت اہم واقعات کا ایک مکاشفہ۔ یوحنا خدا کے کلام پر اپنے وفادار اعتماد اور مسیح کی گواہی کی وجہ سے جزیرہ پطمس میں جلاوطن کیا گیا۔ لیکن اس کی جلاوطنی نے اسے مسیح سے جدا نہ کیا۔ خداوند نے جلاوطنی میں

اپنے وفادار خادم سے ملاقات کی اور اسے اس بارے میں ہدایت دی کہ دنیا پر کیا آنے والا ہے۔

یہ ہدایت ہمارے لیے انتہائی اہمیت کی حامل ہے؛ کیونکہ ہم اس زمین کی تاریخ کے آخری دنوں میں جی رہے ہیں۔ جلد ہی ہم ان واقعات کی تکمیل کے مرحلے میں داخل ہو جائیں گے جن کے وقوع پذیر ہونے کو مسیح نے یوحنا پر منکشف کیا تھا۔ جب خداوند کے پیغامبر یہ سنجیدہ حقائق پیش کرتے ہیں، تو انہیں یہ ادراک ہونا چاہیے کہ وہ ابدی اہمیت کے موضوعات سے معاملہ کر رہے ہیں، اور انہیں چاہیے کہ وہ روح القدس کے بہتسمہ کے طالب ہوں، تاکہ وہ اپنے الفاظ نہیں بلکہ وہ الفاظ بولیں جو خدا نے انہیں عطا کیے ہیں۔

کتاب مکاشفہ لوگوں کے لیے کھول دی جانی چاہیے۔ بہتوں کو سکھایا گیا ہے کہ یہ ایک مہر بند کتاب ہے، مگر یہ صرف انہی کے لیے مہر بند ہے جو حق اور روشنی کو رد کرتے ہیں۔ اس میں موجود حقائق کا اعلان ہونا چاہیے تاکہ لوگوں کو ان واقعات کے لیے تیاری کا موقع ملے جو بہت جلد رونما ہونے والے ہیں۔ تیسرے فرشتے کا پیغام ہلاک ہوتی دنیا کی نجات کی واحد امید کے طور پر پیش کیا جانا چاہیے۔

آخری دنوں کے خطرات ہم پر آچکے ہیں، اور اپنے کام میں ہمیں لوگوں کو اس خطرے سے خبردار کرنا ہے جس میں وہ مبتلا ہیں۔ وہ پرہیزگار مناظر جن کے جلد وقوع پذیر ہونے کو نبوت نے ظاہر کیا ہے، ہرگز نظر انداز نہ کیے جائیں۔ ہم خدا کے پیغامبر ہیں، اور ہمارے پاس ضائع کرنے کے لیے وقت نہیں۔ جو لوگ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ہم کار بننا چاہتے ہیں وہ اس کتاب میں پائی جانے والی سچائیوں میں گہری دلچسپی دکھائیں گے۔ وہ قلم اور زبان کے ذریعے ان حیرت انگیز باتوں کو واضح کرنے کی کوشش کریں گے جنہیں مسیح آسمان سے ظاہر کرنے آئے تھے۔ سائز آف دی ٹائمز، 4 جولائی 1906۔

سو برس سے کچھ زیادہ پہلے، 1906 میں، ہمیں بتایا گیا کہ جلد ہی "ہم ان واقعات کی تکمیل کے مرحلے میں داخل ہو جائیں گے جن کے بارے میں مسیح نے یوحنا کو دکھایا تھا کہ وہ وقوع پذیر ہوں گے۔" 1906 میں پیغام ابھی تک مہر بند تھا۔ یہ سمجھنا ضروری ہے کہ یسوع مسیح کے مکاشفہ کا پیغام واقعات کے وقوع پذیر ہونے سے عین پہلے خدا کے لوگوں کے لیے کھول دیا جاتا ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ کتاب مکاشفہ "بالکل وہی ہے جو اس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے—اس زمین کی تاریخ کے آخری ایام میں وقوع پذیر ہونے والے نہایت اہم واقعات کا مکاشفہ۔"

انہیں اس لیے کھول دیا گیا ہے تاکہ خدا کے لوگ تنبیہ دے سکیں، تاکہ جو لوگ یہ تنبیہ سن رہے ہیں وہ "ان واقعات کے لیے جو بہت جلد پیش آنے والے ہیں، تیاری کرنے کا موقع پا سکیں۔" قابل غور بات یہ ہے (کیونکہ پیغام کے اعلان کے زمانے کی تاریخ میں یوحنا خدا کے لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے) کہ یوحنا ان دو معاملات کی نشاندہی کرتا ہے جن کی وجہ سے اسے ستایا جا رہا تھا۔ یہ "خدا کے کلام اور مسیح کی شہادت پر اس کے وفادارانہ اعتماد" ہی کی وجہ سے تھا کہ اسے "جزیرہ پطمس پر جلاوطن کر دیا گیا۔" وہ اس لیے جلاوطن کیا گیا کہ اس نے بائبل اور روح نبوت دونوں کو قبول کیا تھا، جو "یسوع کی شہادت" ہے۔

اور میں اس کے پاؤں پر گر پڑا کہ اسے سجدہ کروں۔ اور اُس نے مجھ سے کہا، ایسا نہ کر! میں بھی تیرا اور تیرے ان بھائیوں کا ہم خادم ہوں جن کے پاس یسوع کی گواہی ہے۔ خدا کی عبادت کر، کیونکہ یسوع کی گواہی نبوت کی روح ہے۔ مکاشفہ 19:10

یوحنا دنیا کے اختتام پر ایک ایسی جماعت کی نمائندگی کر رہا ہے جو یسوع مسیح کے مکاشفہ کے پیغام کو سمجھتی ہے اور جو بائبل اور روح نبوت دونوں کی پاسداری کرنے کے باعث ستائی جاتی ہے۔

باب اول کی پہلی تین آیات میں خدا باپ اور اُس کے خادموں کے درمیان ابلاغ کے عمل پر زور دیا گیا ہے۔ باب بائیس اس ابلاغی عمل کے بیان میں مزید اضافہ کرتا ہے۔ یہ دونوں مقامات کتاب مکاشفہ کے آغاز

اور اختتام کی نمائندگی کرتے ہیں اور مل کر نبوتی منظر کشی میں یوحنا کے کردار کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔ وہ صرف وہ شخص نہیں جس نے مکاشفہ کے الفاظ لکھے، بلکہ وہ اُن لوگوں کی بھی نمائندگی کرتا ہے جو دنیا کے آخر میں آخری تنبیہی پیغام پہنچاتے ہیں۔

خداوند نے کلام دیا: اسے منادی کرنے والوں کی جماعت بہت بڑی تھی۔ زیور 68:11

یوحنا نے وہ "چیزیں" "دیکھیں" اور "سنیں" جو اس پیغام کو تشکیل دیتی ہیں، اور اسے حکم دیا گیا کہ وہ اسی پیغام کو لکھ کر کلیساؤں کو بھیجے۔

یوں فرمایا: میں الفا اور اومیگا ہوں، اول اور آخر؛ اور جو کچھ تو دیکھتا ہے اسے کتاب میں لکھ، اور اسے ایشیا کی سات کلیسیاؤں کو بھیج؛ افسس کو، اور سمیرنا کو، اور پرگامس کو، اور تھیاتیرا کو، اور ساردس کو، اور فلادلفیہ کو، اور لودیکیہ کو۔ مکاشفہ 1:19

جو کچھ اُس نے "سنا" اور "دیکھا"، اُسے لکھ کر ایشیائے صغیر کی سات کلیسیاؤں کو بھیجنے کا اُسے حکم دیا گیا، لیکن جب بات انفرادی کلیسیاؤں کی آئی تو یسوع نے پیغامات براہ راست یوحنا کو املا کرائے، کیونکہ ساتوں کلیسیاؤں میں سے ہر ایک کے لیے ہر پیغام اس فقرے سے شروع ہوتا ہے: "اور ... کی کلیسیا کے فرشتہ کو لکھ۔" یسوع نے کلیسیاؤں کے نام انفرادی پیغامات املا کرائے۔

یسوع نے یوحنا سے لکھوایا، اور یسوع نے یوحنا سے یہ بھی کہا کہ جو کچھ اُس نے دیکھا اور سنا ہے اسے لکھ، اور ایک مرتبہ یسوع نے یوحنا سے کہا کہ جو کچھ اُس نے سنا تھا اسے 'نہ' لکھ۔

اور اُس نے بلند آواز سے پکارا، جیسے شیر دہاڑتا ہے؛ اور جب اُس نے پکارا تو سات گرجوں نے اپنی آوازیں سنائیں۔ اور جب سات گرجوں نے اپنی آوازیں سنائیں تو میں لکھنے ہی کو تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی جو مجھ سے کہتی تھی، 'جو باتیں سات گرجوں نے کہیں انہیں مہر کر کے بند کر دے، اور انہیں نہ لکھ۔' مکاشفہ 10:3، 4۔

یوحنا سے کہا گیا کہ سات گرجوں نے جو کچھ کہا اسے مہر بند کر دے، اور یوں وہ سات گرجوں کے پیغام کو مہر بند کر رہا تھا، جیسے دانی ایل کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ آخر کے وقت تک اپنی کتاب کو مہر بند رکھے۔

لیکن تو اے دانی ایل، کلام کو بند کر دے اور کتاب پر مہر لگا دے، وقت آخر تک؛ بہت سے لوگ ادھر ادھر دوڑیں گے اور علم بڑھ جائے گا۔۔۔ اور اُس نے کہا، اپنی راہ لے، دانی ایل، کیونکہ یہ باتیں وقت آخر تک بند اور مہر کی ہوئی ہیں۔ دانی ایل 12:4، 9۔

ان سات گرجوں کے اپنی آوازیں نکالنے کے بعد، چھوٹے کتابچے کے بارے میں یوحنا کو بھی وہی حکم دیا جاتا ہے جیسا دانی ایل کو دیا گیا تھا: 'جو کچھ سات گرجوں نے کہا اسے مہر کر دے۔' سیونتھ 7، صفحہ 971۔

ہم جس بات کی نشان دہی کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ کتاب مکاشفہ کے آغاز اور اختتام دونوں پر ایک پیغام کی نشان دہی کی گئی ہے۔ اس پیغام کو پہنچانے کے طریقہ کار کی بھی نشان دہی کی گئی ہے۔ اس پیغام کی ترسیل میں یوحنا کا کردار خاص طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کبھی وہ جو کچھ دیکھتا اور سنتا، بس اُسے لکھ دیتا تھا۔ کبھی اسے لکھوایا جاتا تھا، اور ایک بار اسے یہ بھی کہا گیا کہ جو اُس نے سنا ہے اسے نہ لکھ۔ مکاشفہ یسوع مسیح کا پیغام باپ کی طرف سے یسوع کو، پھر جبرائیل کو، اور اس کے بعد نبی یوحنا کو دیا گیا، جسے یہ ذمہ داری دی گئی کہ وہ پیغام لکھے اور اسے کلیسیاؤں کو بھیجے۔

وہ باتیں لکھ جو تو نے دیکھی ہیں، اور جو ہیں، اور جو آئندہ ہونے والی ہیں۔ مکاشفہ 1:19

ممکن ہے کہ کوئی آیت پڑھ لے اور یوحنا کو لکھنے کے حکم میں متعین کیے گئے نبوتی اصول کو نہ پہچانے۔ دیکھی اور سنی ہوئی "باتیں" لکھ دینا دراصل موجودہ تاریخ کو محفوظ کرنا ہے، کیونکہ یوحنا کے زمانے میں وہ "باتیں" موجود تھیں۔ موجودہ تاریخ قلم بند کرنا، اور اسی عمل میں بیک وقت وہ باتیں بھی لکھ دینا جو مستقبل میں ہونے والی ہیں، کتابِ مکاشفہ کا بنیادی نبوتی قاعدہ ہے۔ اسی اصول اور اس کی اہمیت کو نمایاں کرنے اور واضح کرنے کے لیے یوحنا کو استعمال کیا گیا، کیونکہ اسے بنیادی طور پر یہ کہا گیا تھا کہ "جو ہیں، اور" لکھ، اور ایسا کرتے ہوئے تو "جو بعد میں ہونے والی ہیں" بھی لکھ رہا ہوگا، کیونکہ تاریخ خود کو دہراتی ہے۔ یہ نبوتی طریقہ یسوع کے دستخط ہے، کیونکہ دستخط نام ہی ہوتا ہے، اور مکاشفہ کے پہلے باب میں اُس کا نام الفا اور اومیگا ہے۔ وہ ابتدا کے ساتھ انجام کی نشاندہی کرتا ہے۔

ہم "یسوع مسیح کا مکاشفہ" کے مطالعے کا آغاز ہی کر رہے ہیں اور اس وقت ہم پہلے باب کی پہلی تین آیات پر غور کر رہے ہیں۔ "یسوع مسیح کا مکاشفہ" کے عنوان سے موسوم آخری تنبیہی پیغام آسمانی باپ سے یسوع تک، پھر جبرائیل تک، اور پھر یوحنا تک پہنچایا گیا، جو اسے ایک کتاب میں قلم بند کرتا ہے تاکہ اسے کلیسیاؤں کو بھیجا جائے۔ چونکہ اس پیغام کا نام براہ راست "یسوع مسیح کا مکاشفہ" رکھا گیا ہے، اس لیے یہ بات قابل توجہ ہے کہ الہامی کلام کے وسیلے سے مسیح کو ظاہر کرنے کے لیے جو کچھ انسانوں کے لیے لکھا گیا ہے، ان تمام عناصر میں یسوع کی ہستی کی ایک خصوصیت یوحنا کے اس عمل میں نمایاں ہوتی ہے کہ وہ پیغام کو قلم بند کرتا ہے۔ جب وہ اُس وقت کی باتیں لکھ رہا تھا جو موجود تھیں، تو وہ ان باتوں کو بھی لکھ رہا تھا جو آئندہ ہونے والی تھیں۔

تاریخ کے دہرانے کی حقیقت اس وقت نمایاں ہوتی ہے جب یوحنا اپنے زمانے کے لیے ایک تنبیہ لکھتا ہے، جو مستقبل کے زمانے کے لیے بھی ایک تنبیہ ہے۔ جب یوحنا نے مسیحی کلیسیا کے آغاز میں سات کلیسیاؤں کو لکھا، تو وہ ساتھ ہی دنیا کے آخر میں مسیحی کلیسیا کے لیے بھی ایک تنبیہ قلم بند کر رہا تھا۔ مسیح کی ذات کی یہ صفت اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب مسیح کو الفا اور اومیگا، یا ابتدا اور انتہا، یا اول اور آخر کہا جاتا ہے۔ دراصل، بائبل مسیح کی ذات کی اس صفت کو اس بات کے ثبوت کے طور پر پیش کرتی ہے کہ وہی واحد خدا ہے۔

کتابِ مکاشفہ کے پہلے باب میں ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع خود کو الفا اور اومیگا قرار دیتے ہیں۔

میں خداوند کے دن رُوح میں تھا، اور اپنے پیچھے نرسنگے کی سی بڑی آواز سنی، جو یہ کہتی تھی: میں الفا اور اومیگا ہوں، اول اور آخر؛ اور یہ کہ جو کچھ تو دیکھتا ہے اسے ایک کتاب میں لکھ، اور اسے ایشیا میں موجود سات کلیسیاؤں کو بھیج: افسس کو، اور سمرنہ کو، اور پراگامس کو، اور تیاتیرہ کو، اور ساردس کو، اور فلادلفیہ کو، اور لودیکیہ کو۔

اور میں نے اُس آواز کو دیکھنے کے لیے رُخ پھیرا جو مجھ سے بول رہی تھی۔ اور پلٹ کر میں نے سونے کے سات چراغدان دیکھے؛ اور ان سات چراغدانوں کے درمیان ایک کو دیکھا جو اپنے آدم کے مانند تھا، جو پاؤں تک کا لباس پہنے ہوئے تھا، اور سینے پر سونے کا کمر بند باندھے ہوئے تھا۔ اُس کا سر اور اُس کے بال اون کی مانند سفید تھے، برف کی مانند سفید؛ اور اُس کی آنکھیں آگ کے شعلے کی مانند تھیں؛ اور اُس کے پاؤں ایسے تھے جیسے چمکتا پیتل، گویا بھٹی میں تپائے گئے ہوں؛ اور اُس کی آواز بہت سے پانیوں کی آواز کی مانند تھی۔ اور اُس کے دائیں ہاتھ میں سات ستارے تھے؛ اور اُس کے منہ سے ایک تیز دو دھاری تلوار نکلتی تھی؛ اور اُس کا چہرہ ایسا تھا جیسے آفتاب اپنی پوری قوت کے ساتھ چمکتا ہے۔

اور جب میں نے اسے دیکھا تو میں اس کے قدموں میں مردہ سا گر پڑا۔ اور اس نے اپنا دہنا ہاتھ مجھ پر رکھا، مجھ سے کہا، خوف نہ کر؛ میں اول و آخر ہوں۔ مکاشفہ 1:10-17۔

ان آیات میں بہت سی سچائیاں ہیں، لیکن یہاں میں صرف یہ نشان دہی کروں گا کہ جب یوحنا نے مسیح کی نرسنگے جیسی آواز سنی اور یہ دیکھنے کو مڑا کہ اس سے کلام کرنے والا کون ہے، تو اس نے یسوع مسیح کو آسمانی مقدس کے مقدس مقام میں بطور آسمانی سردار کاہن دیکھا۔ پھر یسوع نے اپنے آپ کو الفا اور اومیگا اور اول و آخر کے طور پر ظاہر کیا۔ پیغام اور اس کی ترسیل کے بارے میں پہلی تین آیات میں ہمیں سچائی کا ایک ایسا سلسلہ ملا جو مکاشفہ کے آخر میں سچائی کے سلسلے سے ہم آہنگ تھا۔ الفا اور اومیگا ہونے کے نئے یسوع ابتدا کے ساتھ انتہا کو اور آخر کے ساتھ اول کو نمایاں کرتا ہے۔ کتاب مکاشفہ کے آخر میں بھی، جیسے ابتدا میں، وہ پھر اپنے آپ کو الفا اور اومیگا کے طور پر متعارف کراتا ہے۔

اور اُس نے مجھ سے کہا، یہ باتیں معتبر اور سچی ہیں؛ اور پاک نبیوں کے خداوند خدا نے اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھانے کے لیے جو عنقریب ضرور ہونے والی ہیں اپنا فرشتہ بھیجا ہے۔ دیکھ، میں جلد آتا ہوں؛ مبارک ہے وہ جو اس کتاب کی نبوت کی باتوں پر عمل کرتا ہے۔

اور میں، یوحنا نے یہ باتیں دیکھیں اور سنیں۔ اور جب میں نے سن لیا اور دیکھ لیا تو میں اُس فرشتے کے قدموں پر سجدے میں گر پڑا جس نے مجھ سے یہ باتیں دکھائیں۔ تب اُس نے مجھ سے کہا، دیکھ، ایسا نہ کر؛ کیونکہ میں تیرا ہم خادم ہوں، اور تیرے بھائی نبیوں میں سے ہوں، اور ان لوگوں میں سے ہوں جو اس کتاب کی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔ خدا کی عبادت کر۔

اور اس نے مجھ سے کہا، اس کتاب کی نبوت کے اقوال کو مہر نہ کر، کیونکہ وقت قریب ہے۔

جوے انصاف ہے، وہ بدستورے انصاف ہے؛ اور جو ناپاک ہے، وہ بدستور ناپاک ہے؛ اور جو راستباز ہے، وہ بدستور راستباز ہے؛ اور جو مقدس ہے، وہ بدستور مقدس ہے۔

اور دیکھو، میں جلد آتا ہوں؛ اور میرا اجر میرے ساتھ ہے تاکہ ہر شخص کو اُس کے کام کے مطابق بدلہ دوں۔ میں الفا اور اومیگا ہوں، ابتدا اور انتہا، اول اور آخر۔ مکاشفہ 7:22-13۔

کتاب مکاشفہ واضح طور پر بیان کرتی ہے کہ جب یوحنا پیغام قلم بند کرتا ہے تو وہ پیغام اس اصول پر مبنی ہوتا ہے کہ ابتدا انجام کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ پیغام کتاب مکاشفہ میں منکشف ہونے والی پہلی سچائی ہے اور یہی سچائی کتاب میں آخری بار بھی بیان کی جاتی ہے۔ اور کتاب مکاشفہ کے آغاز اور انجام میں دی گئی شہادت میں، یسوع اپنے آپ کو الفا اور اومیگا، ابتدا اور انتہا، اور اول اور آخر قرار دیتا ہے۔

مکاشفہ کی کتاب کی پہلی تین آیات انسانیت کے لیے آخری انتباہی پیغام کی نشاندہی کرتی ہیں۔ یہ وہ انتباہ ہے جو سات آخری بلاؤں اور مسیح کی دوسری آمد سے پہلے آتا ہے۔ یسوع مسیح کے مکاشفہ کا پیغام 'بھیجا اور علامتوں کے ذریعے ظاہر کیا' گیا 'اپنے فرشتہ کے وسیلے سے' تھا۔

اسی انتباہی پیغام کی نشاندہی پھر مکاشفہ کے آخری حصے میں کی گئی ہے، اور اسے مکاشفہ باب چودہ کے تیسرے فرشتے کے طور پر بھی پیش کیا گیا ہے۔

اور تیسرے فرشتے نے اُن کے پیچھے چل کر بڑی آواز سے کہا، اگر کوئی شخص درندہ اور اُس کی مورت کی پرستش کرے، اور اپنی پیشانی یا اپنے ہاتھ پر اُس کا نشان لے، تو وہ بھی خدا کے غضب کی وہ ہے پے گا جو اُس کے قہر کے پیالے میں بلا آمیزش انڈیلی گئی ہے؛ اور وہ پاک فرشتوں اور برہ کے سامنے آگ اور گندھک سے عذاب دیا جائے گا؛ اور اُن کے عذاب کا دھواں ابدالآباد تک اوپر اٹھتا رہے گا؛ اور انہیں نہ دن کو آرام ہوگا نہ رات کو، جو درندہ اور اُس کی مورت کی پرستش کرتے ہیں اور جو کوئی اُس کے نام کا نشان لیتا ہے۔ مکاشفہ 9:14-11۔

آخری انتباہی پیغام وہ پیغام ہے جو تیسرے فرشتے کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یہ آخری انتباہی پیغام ہے، کیونکہ یہ براہ راست بنی نوع انسان کے لیے آخری آزمائش کی نشاندہی کرتا ہے۔ ایک اور فرشتہ بھی ہے جو تیسرے فرشتے کے بعد آتا ہے اور اس کے ساتھ مل جاتا ہے، اور وہ فرشتہ بھی آخری انتباہی پیغام کی نمائندگی کرتا ہے۔

اور ان باتوں کے بعد میں نے ایک اور فرشتہ دیکھا جو آسمان سے اترتا، جس کے پاس بڑی قدرت تھی؛ اور زمین اس کے جلال سے روشن ہو گئی۔ اور اس نے بڑی زور دار آواز سے پکار کر کہا، بابل عظیم گر گیا، گر گیا، اور شیاطین کی سکونت گاہ، ہر ناپاک روح کا ٹھکانا، اور ہر ناپاک اور مکروہ پرنده کا پنجرہ بن گیا ہے۔ کیونکہ تمام قوموں نے اس کی زناکاری کے قہر کی بے پی ہے، اور زمین کے بادشاہوں نے اس کے ساتھ زناکاری کی ہے، اور زمین کے سوداگر اس کی نعمتوں کی فراوانی سے مالا مال ہو گئے ہیں۔

اور میں نے آسمان سے ایک اور آواز سنی جو کہتی تھی، اے میرے لوگو، اس میں سے نکل آؤ تاکہ تم اس کے گناہوں میں شریک نہ ہو اور اس کی بلاؤں میں سے کچھ نہ پاؤ۔ کیونکہ اس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں اور خدا نے اس کی بدکاریوں کو یاد کیا ہے۔ مکاشفہ 1:18-5۔

یسوع مسیح کے مکاشفے کا پیغام باب اول، باب چودہ، باب اٹھارہ اور باب بائیس میں پیش کیا گیا ہے۔ اس پیغام کی نشاندہی ایک فرشتہ کرتا ہے جسے کتاب مکاشفہ کے پہلے اور آخری حوالہ میں فرشتہ جبرائیل کے طور پر شناخت کیا گیا ہے، اور پھر باب چودہ اور باب اٹھارہ میں یہ پیغام علامتی طور پر ایک ایسے فرشتے کے ذریعے پیش کیا گیا ہے جو آسمان میں اڑتا ہوا یا آسمان سے نیچے اترتا ہوا دکھایا گیا ہے۔

مکاشفہ کے اٹھارہویں باب میں جو فرشتہ آسمان سے اترتا ہے، اس کی تمثیل پہلے دسویں باب میں ملتی ہے جب ایک فرشتہ نازل ہو کر ایک پاؤں خشکی پر اور دوسرا سمندر پر رکھتا ہے۔ اس فرشتے کے پاس ایک کتاب ہے جسے یوحنا کو کھانے کا حکم دیا جاتا ہے؛ وہ اس کے منہ میں میٹھی اور پیٹ میں کڑوی ہو جاتی ہے۔ یوحنا کی کھائی ہوئی یہ کتاب دراصل ایک پیغام ہے، اور اس چھوٹی کتاب میں پیش کردہ پیغام مکاشفہ کے اٹھارہویں باب کے فرشتے کے پیغام کی تمثیل ہے؛ لہذا وہ بھی آخری انتباہی پیغام کی نمائندگی ہے۔

ہمیں بتایا گیا ہے کہ خدا کا پیغام بھیجا گیا اور ایک فرشتے کے وسیلے سے ظاہر کیا گیا۔ اور جب ہم کتاب مکاشفہ میں پیش کیے جانے والے حتمی تنبیہی پیغام کو غور سے دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ سات مرتبہ ایک فرشتہ اس حتمی تنبیہی پیغام کی نشاندہی کرتا ہے۔ پہلی اور آخری مثال میں وہ فرشتہ جبرائیل تھا۔ پھر مکاشفہ دس میں ایک فرشتہ اپنے ہاتھ میں ایک چھوٹی کتاب لیے اتر آتا ہے۔ مکاشفہ چودہ میں مزید تین فرشتے ہیں، جو سب کے سب اسی حتمی تنبیہی پیغام کی نمائندگی کرتے ہیں۔ پھر مکاشفہ اٹھارہ میں ایک اور فرشتہ اسی حتمی تنبیہی پیغام کی نمائندگی کرتا ہے۔ حتمی تنبیہ کے سات پیغامات کی نمائندگی فرشتوں کے ذریعے کی گئی ہے۔ پہلا اور آخری فرشتہ جبرائیل ہے، اور ان دونوں کے درمیان آنے والے پانچ فرشتے علامتی ہیں۔

یقیناً، سات کلیسیاؤں میں سے ہر ایک کے پاس ایک فرشتہ بھی ہے، لیکن وہ کلیسیاؤں کے لیے ایک پیغام لیے ہوئے ہیں، جبکہ وہ آخری تنبیہی پیغام جس پر ہم گفتگو کر رہے ہیں ایسا پیغام ہے جس کا مخاطب پوری دنیا ہے۔

آخری تنبیہی پیغام کی نمائندگی کرنے والے نبوت کے ساتوں خطوط میں سے ہر ایک کو بغور جانچا جائے اور باہم ہم آہنگ کیا جائے، لیکن اس مرحلے پر میں صرف "الفا اور اومیگا" کا ایک بنیادی اصول بیان کرنا چاہتا ہوں۔ خدا کے کلام میں جب کسی موضوع کا پہلی بار ذکر ہوتا ہے تو وہی سب سے اہم حوالہ ہوتا ہے۔ بائبل میں "بیچ" کا پہلی بار ذکر پیدائش 1:11 میں ہے، جہاں ہمیں بتایا گیا ہے کہ بیچ "اپنی جنس کے مطابق" پیدا کرے گا۔ بیچ کے اس پہلے ذکر سے یہ بات نمایاں ہوتی ہے کہ اس میں خود کو دوبارہ پیدا

کرنے کے لیے ضروری ڈی این اے موجود ہے۔ یسوع نے خدا کے کلام کو بیچ قرار دیا۔

اسی دن یسوع گھر سے نکل کر سمندر کے کنارے بیٹھ گیا۔ اور اس کے پاس لوگوں کی ایک بڑی تعداد جمع ہو گئی، یہاں تک کہ وہ ایک کشتی میں جا کر بیٹھ گیا؛ اور ساری بھیڑ کنارے پر کھڑی رہی۔ اور وہ ان سے تمثیلوں میں بہت سی باتیں کہنے لگا، یوں کہتے ہوئے:

دیکھو، ایک بیج بونے والا بونے کو نکلا؛ اور جب وہ بو رہا تھا تو کچھ بیج راستے کے کنارے گرے اور پرندے آئے اور انہیں کھا گئے۔ کچھ پتھریلی جگہوں پر گرے جہاں مٹی زیادہ نہ تھی؛ سو وہ فوراً اگ آئے کیونکہ ان میں مٹی کی گہرائی نہ تھی۔ اور جب سورج نکلا تو وہ جھلس گئے، اور چونکہ ان کی جڑ نہ تھی، وہ مرجھا گئے۔ اور کچھ کانٹوں کے درمیان گرے؛ اور کانٹے بڑھے اور انہوں نے انہیں دبا لیا۔ لیکن کچھ اچھی زمین میں گرے اور پھل لائے: کوئی سو گنا، کوئی ساٹھ گنا، کوئی تیس گنا۔ جس کے کان ہوں سننے کے لیے، وہ سنئے۔

اور شاگرد اُس کے پاس آ کر اُس سے کہنے لگے، تو ان سے تمثیلوں میں کیوں کلام کرتا ہے؟

اس نے جواب دے کر ان سے کہا، کیونکہ تمہیں آسمان کی بادشاہی کے بھید جاننے کے لیے دیا گیا ہے، مگر انہیں نہیں دیا گیا۔ کیونکہ جس کے پاس ہے اسے دیا جائے گا، اور وہ زیادہ پائے گا؛ مگر جس کے پاس نہیں ہے، اس سے وہ بھی لے لیا جائے گا جو اس کے پاس ہے۔ اسی لیے میں ان سے تمثیلوں میں بات کرتا ہوں: کیونکہ وہ دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھتے، اور سنتے ہوئے بھی نہیں سنتے، اور نہ سمجھتے ہیں۔ اور ان میں اشعیا کی وہ نبوت پوری ہوتی ہے جو کہتی ہے: تم سن سن کر بھی نہ سمجھو گے، اور دیکھ دیکھ کر بھی نہ پہچانو گے۔ کیونکہ اس قوم کا دل کند ہو گیا ہے، اور ان کے کان سننے میں بھاری ہو گئے ہیں، اور اپنی آنکھیں انہوں نے بند کر لی ہیں؛ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں، اور اپنے کانوں سے سنیں، اور اپنے دل سے سمجھیں، اور پلٹ آئیں، اور میں انہیں شفا دوں۔

لیکن مبارک ہیں تمہاری آنکھیں، کیونکہ وہ دیکھتی ہیں؛ اور تمہارے کان، کیونکہ وہ سنتے ہیں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور راستبازوں نے چاہا کہ وہ چیزیں دیکھیں جو تم دیکھتے ہو، مگر نہ دیکھ سکیں؛ اور وہ چیزیں سنیں جو تم سنتے ہو، مگر نہ سن سکیں۔

پس تم بونے والے کی تمثیل سنو۔

جب کوئی بادشاہی کا کلام سنتا ہے اور اسے سمجھتا نہیں، تو شریر آتا ہے اور جو اس کے دل میں بویا گیا تھا اسے اچک لے جاتا ہے۔ یہ وہی ہے جس کے پاس بیچ راہ کے کنارے گرا تھا۔

لیکن جو بیج پتھریلی زمین پر گرا، وہ وہی ہے جو کلام کو سنتا ہے اور فوراً خوشی سے اسے قبول کر لیتا ہے؛ مگر اس کے اندر جڑ نہیں ہوتی، اس لیے کچھ عرصہ ہی قائم رہتا ہے؛ کیونکہ جب کلام کے سبب مصیبت یا ستایا جانا اٹھتا ہے تو وہ فوراً ٹھوکر کھاتا ہے۔

اور جو کانٹوں میں بویا گیا وہ وہی ہے جو کلام کو سنتا ہے؛ مگر دنیا کی فکریں اور دولت کا فریب کلام کا گلا گھونٹ دیتے ہیں، اور وہ بے ثمر ہو جاتا ہے۔

لیکن جو اچھی زمین میں بویا گیا وہ وہی ہے جو کلام کو سنتا ہے اور اسے سمجھتا ہے؛ وہ پھل بھی لاتا ہے اور پیدا کرتا ہے، کوئی سو گنا، کوئی ساٹھ، کوئی تیس۔ متی 13:1-23.

ایک بیچ—یعنی خدا کا کلام—اس میں ایک مکمل پودا پیدا کرنے کے لیے ضروری تمام ڈی این اے موجود ہوتا ہے۔ خدا کے کلام میں کسی موضوع کا پہلا ذکر اُس موضوع کے تمام اجزاء کو شامل کرتا ہے۔ اس حقیقت کو 'پہلے ذکر کا قاعدہ' کہا جاتا ہے۔ جتنا اس قاعدے کا باریک بینی سے جائزہ لیا جائے، یہ اتنا ہی زیادہ یقینی ثابت ہوتا ہے۔

الفا اور اومیگا کی تشریح اور خدا کے کلام کی بطور بیچ تعریف پر اپنی گفتگو آگے بڑھانے سے پہلے، بہتر ہوگا کہ متی میں جس عبارت کا ہم نے ابھی حوالہ دیا ہے، اس سے کتابِ مکاشفہ پر ہماری بحث کے لیے چند متعلقہ نکات پر بھی غور کر لیا جائے۔ تمام انبیا دنیا کے خاتمے کے بارے میں کلام کرتے ہیں۔

قدیم نبیوں میں سے ہر ایک نے اپنے زمانے کے لیے کم اور ہمارے زمانے کے لیے زیادہ کلام کیا، تاکہ ان کی پیشین گوئیاں ہمارے لیے نافذ ہوں۔ 'اب یہ سب باتیں ان کے ساتھ نمونہ کے طور پر واقع ہوئیں، اور وہ ہماری نصیحت کے لیے لکھی گئیں، جن پر دنیا کے اختتام آ پہنچے ہیں۔' 1 کرتھیوں 10:11۔ 'انہوں نے ان باتوں کی خدمت اپنے لیے نہیں بلکہ ہمارے لیے کی، جو اب تمہیں ان کے وسیلہ سے بیان کی گئی ہیں جنہوں نے آسمان سے بھیجے گئے روح القدس کے ساتھ تمہیں خوشخبری سنائی؛ جن باتوں کو فرشتے بھی جھانک کر دیکھنے کی آرزو رکھتے ہیں۔' 1 پطرس 1:12۔ . . .

بائبل نے اس آخری نسل کے لیے اپنے خزانے جمع کر کے ایک ساتھ باندھ دیے ہیں۔ عہدِ عتیق کی تاریخ کے تمام عظیم واقعات اور سنجیدہ معاملات ان آخری دنوں میں کلیسیا میں اپنے آپ کو دہراتے آئے ہیں اور دہرا رہے ہیں۔ منتخب پیغامات، کتاب 3، 338، 339۔

یہ عبارت تین گواہوں (پولس، پطرس اور ایلن وائٹ) کو پیش کرتی ہے جو اس حقیقت کی گواہی دیتے ہیں کہ تمام نبی دنیا کے خاتمے کے بارے میں کلام کرتے ہیں، اور یہی وہ وقت ہے جب کتابِ مکاشفہ کے راز پر لگی مہر کھولی جاتی ہے۔ لہذا متی باب تیرہ میں جب یسوع نے فرمایا، "مبارک ہیں تمہاری آنکھیں، کیونکہ وہ دیکھتی ہیں؛ اور تمہارے کان، کیونکہ وہ سنتے ہیں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور راستبازوں نے چاہا کہ جو باتیں تم دیکھتے ہو وہ دیکھیں، مگر نہ دیکھیں؛ اور جو باتیں تم سنتے ہو وہ سنیں، مگر نہ سنیں"، تو وہ اسی برکت کا اظہار کر رہا تھا جو مکاشفہ باب اول کی پہلی تین آیات میں مذکور ہے۔

مبارک ہے وہ جو پڑھتا ہے، اور وہ جو اس نبوت کی باتیں سنتے ہیں، اور ان باتوں پر عمل کرتے ہیں جو اس میں لکھی ہیں، کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ مکاشفہ 1:3۔

یسوع نے بیچ بونے والے کی تمثیل بیان کی اور پھر شاگرد اس تمثیل کے بارے میں اُس سے بات کرنے کی طرف بڑھے۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ یسوع سے گفتگو میں آئیں، اُس نے ان کے لیے، اور خاص طور پر ہمارے لیے فرمایا، "جس کے کان سننے کے ہوں وہ سننے۔"

یسوع ایک مثل بیان کرتے ہیں اور اسے اُن کے لیے ایک تنبیہ کے ساتھ ختم کرتے ہیں جو سننا چاہتے ہیں۔ پھر شاگردوں کو ایک گفتگو میں لے جایا جاتا ہے جہاں یسوع کم از کم تین اہم خیالات پر بات کرتے ہیں۔ وہ سننے والوں کی دو اقسام کے درمیان فرق کی نشاندہی کرتے ہیں، اور ایسا کرتے ہوئے وہ کتابِ اشعیاء کے ایک حوالہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں تاکہ سننے والوں کی دو اقسام کی دوسری گواہی فراہم کی جائے (کیونکہ یاد رہے کہ یہ سب اُن ہی کے سیاق میں ہے جو سنیں گے)۔ تیسرا خیال جو وہ ان دونوں اقسام اور کتابِ اشعیاء کی دوسری گواہی کے علاوہ پیش کرتے ہیں، یہ حقیقت ہے کہ خدا کا کلام ایک بیچ ہے۔ لہذا یہ حقیقت کہ خدا کا کلام بیچ ہے، اُن باتوں میں شامل ہے جنہیں مکاشفہ یسوع مسیح کے باب اول میں سننے والے سنیں گے۔ پہلی تین آیات میں دو سننے والے ہیں، جیسے کہ متی باب تیرہ میں سننے والوں کی دو اقسام ہیں۔ متی باب تیرہ بس اس امر پر مزید روشنی ڈالتا ہے کہ جو سننے سے انکار کرتے ہیں وہ نہ سننے کا انتخاب کن کن طریقوں سے کرتے ہیں۔ اور اشعیاء کی گواہی اُس پیغام میں اور بھی اضافہ کرتی ہے جسے ہمیں سننا ہے۔

جس سال بادشاہ عزیاہ مرا، میں نے بھی خداوند کو دیکھا کہ وہ تخت پر بیٹھا تھا، بلند و بالا، اور اس کی ردا کا دامن ہیکل کو بھر رہا تھا۔ اس کے اوپر سرافیم کھڑے تھے؛ ہر ایک کے چہرے پر تھے؛ دو سے وہ اپنا چہرہ ڈھانپتا تھا، دو سے اپنے پاؤں ڈھانپتا تھا، اور دو سے اڑتا تھا۔ اور ایک نے دوسرے سے پکار کر کہا، قدوس، قدوس، قدوس رب الافواج؛ تمام زمین اس کے جلال سے معمور ہے۔ اور جو

پکار رہا تھا اس کی آواز سے دروازے کے ستون ہل گئے، اور ہیکل دھوئیں سے بھر گیا۔

تب میں نے کہا، ہائے میرے لیے! کیونکہ میں تباہ ہو گیا ہوں؛ کیونکہ میں ناپاک لبوں والا آدمی ہوں اور ناپاک لبوں والی قوم کے درمیان رہتا ہوں، کیونکہ میری آنکھوں نے بادشاہ، رب الافواج کو دیکھا ہے۔

تب سرافیموں میں سے ایک میرے پاس اڑا آیا، اس کے ہاتھ میں جلتا ہوا انگارا تھا، جو اُس نے چمٹے سے مذبح پر سے لیا تھا۔ اور اُس نے اسے میرے منہ پر رکھا اور کہا، دیکھ، یہ تیرے ہونٹوں کو چھو گیا ہے؛ اور تیری بدکاری دور ہو گئی ہے، اور تیرا گناہ پاک کر دیا گیا ہے۔

اور میں نے خداوند کی آواز سنی، جو فرما رہا تھا: میں کس کو بھیجوں، اور ہمارے لیے کون جائے گا؟ تب میں نے کہا: میں حاضر ہوں؛ مجھے بھیج دے۔

اور اس نے کہا، جا، اور اس قوم سے کہہ: تم سن سن کر بھی نہیں سمجھتے، اور دیکھ دیکھ کر بھی نہیں پہچانتے۔ اس قوم کے دل کو چرب کر، اور ان کے کانوں کو گراں کر، اور ان کی آنکھیں موند دے؛ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں، اور اپنے کانوں سے سنیں، اور اپنے دل سے سمجھیں، اور باز آئیں، اور شفا پائیں۔

تب میں نے کہا، اے خداوند، کب تک؟ اُس نے جواب دیا، جب تک شہر بسنے والے کے بغیر ویران نہ ہو جائیں، اور گھر آدمی کے بغیر رہ جائیں، اور زمین بالکل سنسان ہو جائے، اور خداوند آدمیوں کو دور دور بٹا دے، اور زمین کے بیچ میں بڑی ویرانی ہو۔ تو بھی اس میں دسواں حصہ باقی رہے گا، اور وہ پھر لوٹے گا، لیکن وہ بھی کھپ جائے گا؛ جیسے ترینتھ کا درخت اور بلوط، جن کا ٹھونٹھ اُن میں رہتا ہے جب وہ اپنے پتے جھاڑتے ہیں؛ اسی طرح اس کا ٹھونٹھ مقدس نسل ہوگی۔ اشعیا 1:6-13۔

یقیناً، اشعیاہ کی یہ عبارت جن نبوتی موضوعات کو بیان کرتی ہے اُن کی گہرائی کے اعتبار سے بے حد حیرت انگیز ہے۔ ان میں سے بہت سے موضوعات پر حقوق کی لوحوں میں بارہا گفتگو ہو چکی ہے، اس لیے ہم محض اُن نکات کا خلاصہ پیش کریں گے جو اس عبارت میں یسوع کے اس اشارے پر، کہ اُس کا کلام ایک بیج ہے، ہماری غور و فکر کی تائید کرتے ہیں۔

یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اس عبارت میں اشعیا ایک نبی کی نمائندگی کرتا ہے، لہذا زمانے کے آخر میں خدا کے لوگوں کی بھی۔ ہماری بات کے لیے اس سے بھی زیادہ اہم یہ ہے کہ اشعیا اُن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو گناہ میں زندگی گزار رہے تھے، جبکہ خدا کی کلیسیا کے اندر سرگرم بھی تھے۔ جب تک اشعیا پر خدا کے جلال کا انکشاف نہ ہوا، اس نے اپنی گناہ آلودگی کو نہ پہچانا۔ وہ لویدیکیہ کا تھا، وہ اندھا تھا۔

اشعیاہ نے دوسروں کے گناہ کی مذمت کی تھی؛ لیکن اب وہ دیکھتا ہے کہ وہ خود بھی اسی مذمت کا مستحق ہے جو اُس نے اُن پر سنائی تھی۔ وہ خدا کی عبادت میں ایک سرد ہے، جان رسم پر قانع تھا۔ اسے یہ بات تب تک معلوم نہ ہوئی جب تک اسے خداوند کا رویا نہ ملا۔ جب اُس نے مقدس مقام کی پاکیزگی اور جلال کو دیکھا تو اُس کی حکمت اور صلاحیتیں اب کتنی معمولی نظر آئیں۔ وہ کتنا نااہل تھا! مقدس خدمت کے لیے کتنا ناموزوں! اپنے بارے میں اُس کا احساس رسول پولس کی زبان میں یوں بیان ہو سکتا ہے، 'اے بدنصیب آدمی جو میں ہوں! اس موت کے بدن سے مجھے کون چھڑائے گا؟'

"لیکن اشعیاہ کی مصیبت میں اُس کے لیے مدد بھیج دی گئی۔" تب سرافیم میں سے ایک میرے پاس اڑ کر آیا، اور اس کے ہاتھ میں جلتا ہوا انگارہ تھا، جو اُس نے قربان گاہ پر سے چمٹے سے لیا تھا؛ اور اُس نے اسے میرے منہ پر رکھا اور کہا، دیکھ، یہ تیرے لبوں کو چھو گیا ہے؛ اور تیری بدکاری دور ہو گئی ہے، اور تیرا گناہ کفارہ دیا گیا ہے۔" اشعیاہ 6:6، 7۔

یسعیاہ کو دی گئی روپا آخری دنوں میں خدا کے لوگوں کی حالت کی نمائندگی کرتی ہے۔ انہیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ ایمان کی رو سے آسمانی مقدس میں جاری کام کو دیکھیں۔ اور آسمان میں خدا کا ہیکل کھولا گیا، اور اس کے ہیکل میں اس کے عہد کا صندوق نظر آیا۔ جب وہ ایمان سے قدس الاقداس میں نظر ڈالتے ہیں اور آسمانی مقدس میں مسیح کے کام کو دیکھتے ہیں تو وہ جان لیتے ہیں کہ وہ ناپاک لیوں والی قوم ہیں—ایک ایسی قوم جس کے ہونٹوں نے اکثر باطل باتیں کی ہیں، اور جس کی صلاحیتیں مقدس نہیں کی گئیں اور نہ ہی خدا کے جلال کے لیے استعمال ہوئیں۔ بجائے کہ وہ اپنی کمزوری اور نااہلی کا موازنہ مسیح کے جلالی کردار کی پاکیزگی اور حسن کے ساتھ کر کے دل شکستہ ہو جائیں۔ لیکن اگر وہ، یسعیاہ کی مانند، وہ تاثر قبول کریں جو خداوند دل پر ڈالنا چاہتا ہے، اگر وہ خدا کے حضور اپنی جانوں کو فروتن کریں، تو ان کے لیے امید ہے۔ تخت کے اوپر قوس وعدہ ہے، اور جو کام یسعیاہ کے لیے کیا گیا تھا وہ ان میں بھی انجام دیا جائے گا۔ خدا شکستہ دل سے آنے والی دعاؤں کا جواب دے گا۔

خدا کے اس عظیم اور پُر وقار کام کا مقصد یہ ہے کہ آسمانی غلہ خانے کے لیے غلے کے گٹھے اکٹھے کیے جائیں؛ کیونکہ زمین خداوند کے جلال سے معمور کی جائے گی۔ پس غالب بدی کو دیکھ کر اور ناپاک ہونٹوں سے نکلے ہوئے الفاظ سن کر کوئی بھی دل شکستہ نہ ہو۔ جب تاریکی کی قوتیں خدا کے لوگوں کے خلاف صف آرا ہوں؛ جب شیطان اپنی فوجوں کو آخری عظیم معرکے کے لیے جمع کرے، اور اس کی قدرت بہت بڑی اور تقریباً غالب آتی ہوئی دکھائی دے، [تب] الہی جلال کا واضح نظارہ، اونچا اور سربلند تخت، جو قوس وعدہ سے محراب بندے، تسلی، یقین اور سلامتی عطا کرے گا۔ ریویو اینڈ بیرالڈ، 22 دسمبر، 1896ء۔

یہ رؤیا "آخری ایام میں خدا کی قوم کی حالت کی نمائندگی کرتی ہے۔" آخری ایام میں خدا کے لوگ لاودکیہ کے باشندے ہیں۔

اور لاودکیہ کی کلیسیا کے فرشتہ کو لکھ: یہ باتیں آمین، وہ وفادار اور سچا گواہ، خدا کی خلقت کا آغاز، فرماتا ہے: میں تیرے اعمال کو جانتا ہوں کہ تو نہ سردے نہ گرم؛ کاش تو سرد یا گرم ہوتا۔ پس چونکہ تو نیم گرم ہے، اور نہ سرد نہ گرم، میں تجھے اپنے منہ سے اگل دوں گا۔ کیونکہ تو کہتا ہے کہ میں دولت مند ہوں، مال میں بڑھ گیا ہوں، اور مجھے کسی چیز کی حاجت نہیں؛ اور تو یہ نہیں جانتا کہ تو بدبخت، قابل ترس، غریب، اندھا اور ننگا ہے۔ میں تجھے صلاح دیتا ہوں کہ مجھ سے آگ میں تپا ہوا سونا خرید لے تاکہ تو دولت مند ہو جائے؛ اور سفید پوشاک بھی، تاکہ تو ملبوس ہو اور تیری برہنگی کی شرمندگی ظاہر نہ ہو؛ اور اپنی آنکھوں پر آنکھوں کی مرہم لگا تاکہ تو دیکھ سکے۔

جن سے میں محبت کرتا ہوں، انہیں میں ملامت اور تادیب کرتا ہوں؛ پس جوش و غیرت دکھاؤ اور توبہ کرو۔ دیکھو، میں دروازے پر کھڑا کھٹکھٹاتا ہوں؛ اگر کوئی میری آواز سنے اور دروازہ کھولے تو میں اُس کے پاس اندر آؤں گا، اور اُس کے ساتھ کھانا کھاؤں گا اور وہ میرے ساتھ۔ جو غالب آئے گا اسے میں یہ حق دوں گا کہ وہ میرے ساتھ میرے تخت پر بیٹھے، جس طرح میں بھی غالب آیا اور اپنے باپ کے ساتھ اُس کے تخت پر بیٹھا ہوں۔

جس کے کان ہوں وہ سنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔ مکاشفہ 3:14-22۔

لاودکیوں کی کلیسیا کے نام پیغام ایک سخت اور چونکا دینے والی ملامت ہے، اور اس کا اطلاق موجودہ زمانے میں خدا کے لوگوں پر ہوتا ہے۔

'اور لاودکیہ کی کلیسیا کے فرشتہ کو لکھ: یہ باتیں آمین، یعنی امین اور سچا گواہ، اور مخلوقات خدا کی ابتدا، فرماتا ہے: میں تیرے اعمال جانتا ہوں کہ تو نہ سردے نہ گرم؛ کاش تو سرد یا گرم ہوتا۔ پس چونکہ تو نیم گرم ہے، اور نہ سردے نہ گرم، اس لیے میں تجھے اپنے منہ سے اگل دوں گا۔ کیونکہ تو کہتا ہے کہ میں دولت مند ہوں، اور مال و دولت سے مالا مال ہوں، اور مجھے کسی چیز کی

ضرورت نہیں؛ اور تجھے معلوم نہیں کہ تو بدبخت، اور قابل ترس، اور غریب، اور اندھا، اور ننگا ہے۔
 خداوند یہاں ہمیں دکھاتا ہے کہ وہ پیغام جو اس کے اُن خادموں کے ذریعے اس کی قوم تک پہنچایا جانا ہے جنہیں اُس نے لوگوں کو خبردار کرنے کے لیے بلایا ہے، امن و سلامتی کا پیغام نہیں ہے۔ یہ صرف نظری نہیں بلکہ ہر پہلو میں عملی ہے۔ لاودکیہ والوں کے نام پیغام میں خدا کے لوگوں کو نفسانی اطمینان کی حالت میں دکھایا گیا ہے۔ وہ مطمئن اور بے فکر ہیں، اپنے آپ کو روحانی کامیابیوں کی بلند حالت میں سمجھتے ہیں۔ 'کیونکہ تو کہتا ہے، میں دولت مند ہوں، اور مال و دولت میں بڑھ گیا ہوں، اور مجھے کسی چیز کی حاجت نہیں؛ اور تو نہیں جانتا کہ تو خستہ حال، اور قابل رحم، اور غریب، اور اندھا، اور ننگا ہے۔'

انسانی ذہنوں پر اس سے بڑا دھوکا اور کیا طاری ہو سکتا ہے کہ انہیں یہ یقین ہو کہ وہ حق پر ہیں جبکہ وہ سراسر غلط ہوں! سچے گواہ کا پیغام خدا کی قوم کو ایک افسوسناک فریب میں گھرا ہوا پاتا ہے، مگر اس فریب میں بھی وہ مخلص ہیں۔ انہیں خبر نہیں کہ خدا کے نزدیک ان کی حالت نہایت قابل افسوس ہے۔ جن سے خطاب ہے وہ اپنے آپ کو یہ تسلی دے رہے ہیں کہ وہ بلند روحانی حالت میں ہیں، مگر سچے گواہ کا پیغام ان کی روحانی نابینائی، افلاس اور بدحالی کی حقیقی حالت کی چونکا دینے والی مذمت کے ذریعے ان کے احساس تحفظ کو توڑ دیتا ہے۔ یہ شہادت، جو اس قدر کاٹ دار اور سخت ہے، ہرگز غلط نہیں ہو سکتی، کیونکہ بولنے والا سچا گواہ ہے، اور اس کی گواہی لازماً درست ہے۔

"جو لوگ اپنی کامیابیوں پر مطمئن ہیں اور اپنے آپ کو روحانی معرفت میں دولت مند سمجھتے ہیں، اُن کے لیے اُس پیغام کو قبول کرنا مشکل ہے جو اعلان کرتا ہے کہ وہ فریب خوردہ ہیں اور ہر طرح کے روحانی فیض کے محتاج ہیں۔ غیر مقدس دل 'سب چیزوں سے بڑھ کر دغا باز اور نہایت بد' ہے۔ مجھے دکھایا گیا کہ بہت سے لوگ اپنے آپ کو اس خیال سے بہلا رہے ہیں کہ وہ اچھے مسیحی ہیں، حالانکہ اُن کے پاس یسوع کی طرف سے روشنی کی ایک کرن بھی نہیں۔ الہی زندگی میں اُن کے پاس اپنے لیے کوئی زندہ تجربہ نہیں۔ انہیں خدا کے حضور گہری اور مکمل عاجزی اختیار کرنے کے عمل کی ضرورت ہے، تب ہی وہ روح کے قیمتی فیوض حاصل کرنے کے لیے سنجیدہ اور ثابت قدم کوشش کی اپنی حقیقی ضرورت کو محسوس کریں گے۔" گواہیاں، جلد 3، صفحات 252، 253.

جب اشعیاء اپنی لاودکیائی حالت سے توبہ کر کے بدل گیا، تو وہ دنیا تک آخری تنبیہی پیغام پہنچانے کے لیے رضاکارانہ طور پر آگے آیا۔ باب چھ کی آیت تین اشعیاء کی نبوی تاریخ کو مکاشفہ باب اٹھارہ کی نبوی تاریخ سے جوڑتی ہے، جب فرشتہ نازل ہوتا ہے اور اپنے جلال سے زمین کو روشن کر دیتا ہے۔

اور ان باتوں کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک اور فرشتہ آسمان سے نازل ہوا، جس کے پاس بڑی قدرت تھی؛ اور زمین اس کے جلال سے روشن ہو گئی۔ مکاشفہ 18:1.

اشعیاء اُن خدا کے لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں اُس زمانے میں جب مکاشفہ باب اٹھارہ کا فرشتہ نازل ہوتا ہے، کیونکہ جب اُسے آسمانی مقدس میں لے جایا گیا تو اُس نے سرافیم کو یہ اعلان کرتے سنا: "قدوس، قدوس، رب الافواج؛ تمام زمین اُس کے جلال سے معمور ہے۔" اشعیاء بھی، بالکل اسی طرح جیسے مکاشفہ میں یوحنا، اُن خدا کے لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو آخری تنبیہی پیغام سناتے ہیں۔ یوحنا نے خدا کے لوگوں کو "بقیہ" کہا اور اشعیاء نے انہیں "دسواں حصہ"، یعنی "عشر" کہا۔ عبرانی میں اس کا بنیادی لفظ "عشر دینا" کے معنی رکھتا ہے۔

'کب تک؟' کے نبوی سوال کو جو اشعیاء نے پوچھا تھا، خدا کے کلام میں بار بار پوچھا گیا ہے (اور اختصار کے لیے، 'کب تک؟' کے سوال کا جواب یہ ہے کہ یہ امریکہ میں قومی اتوار کے قانون کی آمد کی علامت ہے)۔ ایلن وائٹ کے مطابق، اس وقت 'قومی ارتداد کے بعد قومی تباہی آئے گی، اور اشعیاء کے مطابق یہ وہ وقت ہے جب 'شہرے باشندہ ویران ہو جائیں گے، اور گھر آدمی کے بغیر ہوں گے، اور زمین بالکل

سنسان ہوگی، اور خداوند آدمیوں کو دور ہٹا دے گا، اور ملک کے بیچ میں بڑا ترک مکان ہوگا۔ 'ملک کے بیچ میں بڑا ترک مکان' سے مراد وہ 'بہت سے' لوگ ہیں جو دانیال 11:41 کے مطابق اتوار کے قانون کے وقت زیر ہو جائیں گے۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کا ذکر اشعیاہ چھ اور متی تیرہ میں ہے جن کی آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں اور کان ہیں مگر سنتے نہیں، اور وہ بھی جو مکاشفہ تین میں لاودکپہ کی کلیسیا کو دی گئی نصیحت کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

وہ سرزمین جلال میں بھی داخل ہوگا، اور بہت سے ممالک سرنگوں کر دیے جائیں گے؛ لیکن یہ اس کے ہاتھ سے بچ نکلیں گے: یعنی ادوم، اور موآب، اور بنی عمون کے سردار۔ دانی ایل 11:41

اشعیاہ نے اس کے مقدس میں یسوع مسیح کا رویا دیکھا، جیسے یوحنا نے مکاشفہ میں دیکھا۔ اشعیاہ اس "دسویں" یا عشر کی نمائندگی کرتا ہے جو "واپس آتا ہے" اور درخت کی مانند "کھایا جائے گا"۔ "کھایا" کا جو عبرانی لفظ ترجمہ کیا گیا ہے اس کا مطلب آگ سے بہسم کرنا ہے۔ تاہم "دسویں" کے اندر ایک "جوہر" ہوتا ہے جیسے آگ بہسم نہیں کرتی۔ ظاہر ہے کہ باقی نو دہم کے پاس وہ جوہر نہ تھا؟ ٹیل اور بلوط کے درخت کو کھا جانے اور بہسم کرنے کے طور پر جس آگ کی تصویر دی گئی ہے، وہ "عہد کے فرشتہ" کی آگ ہے جو کتاب ملاکی میں اپنے پیکل میں اچانک آتا ہے۔

دیکھو، میں اپنا قاصد بھیجوں گا، اور وہ میرے آگے راہ تیار کرے گا؛ اور وہ خداوند، جسے تم ڈھونڈتے ہو، یکایک اپنے پیکل میں آئے گا، یعنی عہد کا قاصد، جس سے تم خوش ہوتے ہو؛ دیکھو، وہ آئے گا، خداوند لشکروں کا فرماتا ہے۔

مگر اس کے آنے کے دن کو کون سہہ سکے گا؟ اور جب وہ ظاہر ہوگا تو کون ٹھہر سکے گا؟ کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دھوبی کے صابن کی مانند ہے۔ اور وہ چاندی کو صاف کرنے اور پاک کرنے والے کی طرح بیٹھے گا، اور وہ لاوی کے بیٹوں کو پاک کرے گا اور انہیں سونے اور چاندی کی طرح کندن کرے گا تاکہ وہ خداوند کے حضور راستبازی میں قربانی پیش کریں۔ تب یہوداہ اور یروشلم کی قربانی خداوند کو مقبول ہوگی، جیسے قدیم دنوں میں اور پہلے برسوں کی مانند۔ ملاکی ۱:۳-۴۔

اشعیاہ کا دسواں حصہ (جو کہ عشر ہے) ملاکی کی "راستبازی کی قربانی" بھی ہے۔ ملاکی کی قربانی خدا کے لوگ ہیں، جنہیں "بنی لاوی" کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو آگ سے پاک کیے جاتے ہیں تاکہ "راستبازی کی قربانی" پیش کریں، اور اشعیاہ کی گواہی میں جنہیں آگ "کھا جاتی ہے" وہی دسواں حصہ یا عشر ہیں۔

خدا کے اُس فضل کے مطابق جو مجھ دیا گیا ہے، میں نے ایک دانا معمار کی طرح بنیاد ڈال دی ہے، اور کوئی دوسرا اُس پر تعمیر کر رہا ہے۔ مگر ہر ایک آدمی خیال رکھے کہ وہ اُس پر کس طرح تعمیر کرتا ہے۔ کیونکہ اُس کے سوا کوئی دوسری بنیاد نہیں ڈالی جا سکتی جو ڈالی گئی ہے، یعنی یسوع مسیح۔ اب اگر کوئی اس بنیاد پر سونا، چاندی، قیمتی پتھر، لکڑی، گھاس، بھوسا تعمیر کرے، تو ہر ایک کا کام ظاہر ہو جائے گا؛ کیونکہ وہ دن اسے ظاہر کر دے گا، اس لیے کہ وہ آگ سے منکشف ہوگا؛ اور آگ ہر ایک کے کام کو آزمائے گی کہ وہ کیسا ہے۔ ۱ کرنتھیوں ۱۰:۳-۱۳۔

پولس یہاں اعلان کرتا ہے کہ ہر شخص کے اعمال "آگ" سے ظاہر کیے جائیں گے۔ ملاکی میں آگ کھوٹ کو جلا کر دور کرتی ہے۔ یسعیاہ میں "عشر" کی تطہیر اُس وقت ہوتی ہے "جب" وہ اپنے پتے جھاڑ دیتے ہیں۔ پتے پوشیدہ گناہ، ریاکاری اور خود رائی کی علامت ہیں، جیسا کہ آدم اور حوا کی گواہی سے ظاہر ہے۔

اشعیاہ کے "دسویں حصے" میں ایک ایسا جوہر ہے جو جل کر ختم نہیں ہو سکتا، اور وہ جوہر "مقدس نسل" ہے۔ ان میں مسیح بستا ہے، جلال کی امید۔ اشعیاہ خود بھی "مقدس نسل" ہے اور وہی "دسواں حصہ" بھی جس کی وہ نشاندہی کرتا ہے۔ "مقدس نسل" اور "دسواں حصہ" دونوں لودکیائی حالت سے فلاڈیلفیائی حالت کی طرف، اُس کے مقدس میں یسوع مسیح کے مکاشفہ کے وسیلے لوٹ آتے ہیں۔

خدا کے جلال کی وہ رؤیا جس نے یسعیاہ کو یہ پکار اٹھنے پر مجبور کیا کہ وہ تباہ ہو گیا ہے، کہ وہ ناپاک شخص اور مغفرت کا محتاج گناہگار ہے، آسمانی مقدس میں اُس وقت واقع ہوتی ہے جب درخت اپنے پتے جھاڑ دیتے ہیں۔ لفظ "cast" کا مطلب "باہر پھینکنا" یا درخت کو "کاٹ گرانا" بھی ہوتا ہے۔ لاودکیہ کو نکال باہر کرنا یہاں ظاہر کیا گیا ہے۔ ایک "دسواں حصہ" یا بقیہ ملاکی کے "پیامبر عہد" کے لائی ہوئی پاک کرنے والی "آگ" سے گزرے گا، یوں ان کے انسانی اعمال روحانی طور پر جل کر ختم ہو جائیں گے، اور یوں فقط وہ "جوہر" باقی رہ جائے گا جسے جلایا نہیں جا سکتا، یعنی "مقدس بیج"۔ جو سننے سے انکار کریں گے وہ مردہ سوکھے پتوں کی طرح جھاڑ دیے جائیں گے، یا خداوند کے منہ سے اگل دیے جائیں گے۔

یسوع مقدس بیج ہے، اور بیج میں پورے پودے کو پیدا کرنے کے لیے درکار تمام ڈی این اے موجود ہوتا ہے۔ کلام خدا ایک بیج ہے، لہذا کلام خدا میں کسی چیز کا اولین ذکر اس موضوع کو ایماندار میں کامل پختگی تک پہنچانے کے لیے ضروری تمام معلومات اپنے اندر رکھتا ہے، بشرطیکہ اسے صحیح طور پر سمجھا جائے۔

اشعیا باب چھ اُن لوگوں کی نشاندہی کرتا ہے جو اُس زمانے میں 'سنیں' گئے نہیں جب آپ کو مکاشفہ یسوع مسیح کے پیغام کی برکت پانے کے لیے ضرور سننا ہوگا۔ چن لوگوں کی طرف یسوع نے اشارہ کیا وہ خدا کے برگزیدہ لوگ تھے، وہ اُس کی زوجہ کہلاتے تھے، وہ اُس کے عہد کے لوگ تھے، وہ قدیم اسرائیل تھے۔

قدیم اسرائیل، یعنی پہلا اسرائیل، جدید یا آخری اسرائیل کی تمثیل ہے۔ دنیا کے انجام پر خدا کے لوگ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ ہیں، اُس کی برگزیدہ قوم، اُس کی بیوی، اُس کے عہد کی قوم، یعنی جدید اسرائیل۔ اشعیا کی تاریخ کی شہادت، مسیح کی تاریخ کے ساتھ مل کر، ایسے دو گواہ مہیا کرتی ہے جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ دنیا کے انجام پر سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ ازم ایک کھوئی ہوئی اور ناقابل نجات 'حالت' میں ہوگا جس کی نمائندگی لاودکیہ کے نام پیغام میں کی گئی ہے۔

وہ حقیقتاً ناقابل نجات نہیں ہیں، بلکہ صرف اپنی لودیکہ کی حالت میں ناقابل نجات ہیں، جیسے اشعیا اپنے تجربے سے پہلے تھا اور جیسے مسیح کے زمانے کے یہودی تھے۔

ایک لاودکیائی کو جن باتوں کو "سننا" چاہیے اُن میں سے ایک بونے والے کی تمثیل ہے۔ ایسے اُس تمثیل میں یہ "سننا" چاہیے کہ خدا کا کلام ایک "بیج" ہے، ایک مقدس بیج۔ جب یہ "سنا" جاتا ہے، تو ایک ایسی بنیاد پڑ جاتی ہے جس سے کتاب مکاشفہ کا پوشیدہ پیغام کھلنا شروع ہوتا ہے، کیونکہ وہ پیغام اس گہری پہچان میں لپٹا ہوا ہے کہ یسوع الفا اور اومیگا ہے، اول و آخر، ابتدا اور انتہا۔ انتہا اور ابتدا کے باہمی تعلق کو سمجھنے میں یہ بات شامل ہے کہ یسوع کلام ہے، اور وہ بیج بھی ہے۔

ابتدا میں کلام تھا، اور کلام خدا کے ساتھ تھا، اور کلام خدا تھا۔ وہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اسی کے وسیلے سے بنیں، اور جو کچھ بنا ہے اس کے بغیر کچھ بھی نہ بنا۔ اس میں زندگی تھی، اور وہ زندگی آدمیوں کی روشنی تھی۔ اور روشنی تاریکی میں چمکتی ہے، اور تاریکی اسے سمجھ نہ سکی۔ یوحنا 1:1-5۔

اب وعدے ابراہیم اور اس کی نسل سے کیے گئے تھے۔ وہ نہیں کہتا، "اور نسلوں سے"، گویا بہتوں کے لیے؛ بلکہ "ایک" کی نسبت سے: "اور تیری نسل سے"، جو مسیح ہے۔ غلاطیوں 3:16

ابتدا اور انجام کے باہمی تعلق کو سمجھنے کے لیے "قاعدہ اولین ذکر" کو سمجھنا ضروری ہے۔ یہ قاعدہ بتاتا ہے کہ کسی موضوع کی ابتدا سب سے اہم حوالہ ہے، اس لیے کہ اسی میں پوری کہانی سمائی ہوتی ہے، کیونکہ کلام خدا کی طرح وہ ایک بیج ہے۔ آخری حوالہ اہمیت کے لحاظ سے دوسرا درجہ رکھتا ہے، اس معنی میں کہ وہی کہانی کے تمام عناصر ایک ساتھ جڑ جاتے ہیں اور کوئی سرا کھلا نہیں رہتا۔ لیکن کسی موضوع کے درمیانی حوالہ جات ہی کہانی کو قوت اور وضاحت بخشتے ہیں، اور اس لحاظ

سے درمیانی حصہ بھی ابتدا یا انجام جتنا ہی ضروری ہے۔

اس موضوع پر کہنے کو بہت کچھ باقی ہے، مگر انجیل متی کے باب تیرہ کے اس مقام پر واپس آتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع نے دو قسم کے لوگوں کی نشاندہی کی: جو سنتے ہیں اور جو نہیں سنتے۔ وہ نہ سننے کی ایک سے زیادہ صورتیں بھی بتاتا ہے، مگر پھر وہ سننے والوں کو مبارک ٹھہراتا ہے۔

لیکن مبارک ہیں تمہاری آنکھیں کیونکہ وہ دیکھتی ہیں، اور تمہارے کان کیونکہ وہ سنتے ہیں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور راستبازوں نے چاہا کہ وہ چیزیں دیکھیں جو تم دیکھتے ہو مگر نہ دیکھ سکیں؛ اور وہ باتیں سنیں جو تم سنتے ہو مگر نہ سن سکیں۔ پس بیچ بونے والے کی تمثیل سنو۔ متی 13:16-18۔

لہذا نبوتی لحاظ سے یہ "برکت" عین وہی برکت ہے جو مکاشفہ 1:3 میں ہے:

مبارک ہے وہ جو پڑھتا ہے، اور وہ جو اس نبوت کی باتیں سنتے ہیں اور ان باتوں پر عمل کرتے ہیں جو اس میں لکھی گئی ہیں، کیونکہ وقت نزدیک ہے۔

متی باب تیرہ میں یسوع کا اشعیا باب چھ کا حوالہ، ایلن وائٹ کی تحریروں کے ساتھ مل کر، اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ دنیا کے انجام پر کچھ ایسی چیزیں دیکھی اور سنی جائیں گی جو اتنی عظیم تھیں کہ بہت سے راستباز مرد اور نبی یہ آرزو رکھتے تھے کہ وہ اُس زمانے میں زندہ ہوں جب آخری انتباہی پیغام کی مہر کھولی جانے والی تھی، اور اُس وقت لوگ انہیں "دیکھیں" اور "سنیں" گے۔

یوحنا کو بتایا گیا کہ دسویں باب میں "سات گرجیں" نے جو کہا اسے مہر لگا کر بند کر دے، اور بائیسویں باب میں یہ اعلان کیا جاتا ہے: "اس کتاب کی نبوت کی باتوں پر مہر نہ کر، کیونکہ وقت نزدیک ہے۔" اگلی آیت انسانی مہلت آزمائش کے خاتمے کی نشان دہی کرتی ہے۔ مہلت آزمائش بند ہونے سے ذرا پہلے "سات گرجیں" کی مہر کھول دینے کا اعلان ہوتا ہے، جو اُس وقت مکاشفہ کی کتاب کا واحد ایسا مقام ہے جس پر مہر لگی ہوئی ہے۔ "سات گرجیں" کے بارے میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ ایڈونٹسٹ تحریک کی ابتدا اور انتہا کی نمائندگی کرتی ہیں۔

یوحنا کو دی گئی خاص روشنی، جس کا اظہار سات گرجوں میں ہوا تھا، ان واقعات کی تفصیل تھی جو پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات کے تحت وقوع پذیر ہونے والے تھے۔ ...

ان سات گرجوں کے اپنی آوازیں بلند کرنے کے بعد، چھوٹی کتاب کے بارے میں یوحنا کو بھی وہی حکم ملتا ہے جو دانی ایل کو ملا تھا: 'ان باتوں پر مہر نہ کر دے جنہیں سات گرجوں نے بیان کیا ہے۔' یہ آئندہ واقعات سے متعلق ہیں جو اپنی ترتیب کے مطابق ظاہر ہوں گے۔ سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ بائبل کمٹری، جلد 7، صفحہ 971۔

سات گرجیں 1798 سے 22 اکتوبر 1844 تک، پہلے اور دوسرے فرشتے کے پیغام کی تاریخ میں، ایڈونٹ ازم کے آغاز کے دوران پیش آنے والے واقعات کی نمائندگی کرتی ہیں، اور اسی مذکورہ بالا مضمون میں ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سات گرجیں "آئندہ واقعات سے متعلق ہیں جو اپنی ترتیب کے مطابق ظاہر کیے جائیں گے۔" ایڈونٹ ازم کی ابتدائی تاریخ ایڈونٹ ازم کے اختتام کی وضاحت کرتی ہے، کیونکہ یسوع مسیح، الفا اور اومیگا ہونے کے ناطے، ایڈونٹ ازم کی پوری تاریخ پر اپنی مہر ثبت کرتا ہے، کیونکہ یہ اتنی ہی مقدس تاریخ ہے جتنی کہ قدیم اسرائیل کی تاریخ تھی۔

متی باب تیرہ میں یسوع کے مطابق، یہ واقعات وہ ہیں جنہیں انبیا دیکھنے کی آرزو رکھتے تھے، اور جنہیں جانے پر شاگرد مبارک ٹھہرے۔ وہی شاگرد آخری زمانے میں خدا کی قوم کی نمائندگی کرتے ہیں، جو اس بات پر مبارک ہیں جو وہ دیکھتے اور سنتے ہیں۔ جو وہ دیکھتے اور سنتے ہیں وہ یسوع مسیح کے مکاشفہ کا پیغام ہے، جسے سات گرجوں کے پیغام سے بھی ظاہر کیا گیا ہے، اور سات گرجیں ملیرائٹ

تاریخ اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ دونوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔

1840 سے 1844 تک دیے گئے تمام پیغامات کو اب پوری قوت کے ساتھ پیش کیا جائے، کیونکہ بہت سے لوگ اپنے راستے سے بھٹک گئے ہیں۔ یہ پیغامات تمام کلیساؤں تک پہنچائے جائیں۔

مسیح نے فرمایا، 'مبارک ہیں تمہاری آنکھیں، کیونکہ وہ دیکھتی ہیں؛ اور تمہارے کان، کیونکہ وہ سنتے ہیں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور راستبازوں نے وہ چیزیں دیکھنے کی آرزو کی جنہیں تم دیکھتے ہو، مگر انہیں نہ دیکھ سکے؛ اور وہ باتیں سننے کی آرزو کی جنہیں تم سنتے ہو، مگر انہیں نہ سن سکے' [متی 13:16، 17]۔ مبارک ہیں وہ آنکھیں جنہوں نے 1843 اور 1844 میں جو کچھ دیکھا گیا، اسے دیکھا۔

"پیغام دیا گیا۔ اور پیغام کو دہرانے میں کوئی تاخیر نہیں ہونی چاہیے، کیونکہ زمانے کی نشانیاں پوری ہو رہی ہیں؛ اختتامی کام ضرور انجام دیا جانا چاہیے۔ تھوڑی مدت میں ایک عظیم کام انجام دیا جائے گا۔ خدا کی طرف سے مقرر کیا ہوا ایک پیغام جلد دیا جائے گا جو بڑھتے بڑھتے بلند پکار بن جائے گا۔ تب دانی ایل اپنے حصے میں کھڑا ہوگا تاکہ اپنی گواہی دے۔" Manuscript Releases، جلد 21، 437.

ایلن وائٹ اس تاریخ کو، جسے مسیح نے اس تاریخ کے طور پر پہچانا تھا جسے راستباز لوگ دیکھنا چاہتے تھے، 1840 سے 1844 تک کے میلرائٹس کی تاریخ قرار دیتی ہیں، اور پھر کہتی ہیں کہ "خدا کی طرف سے مقرر کیا گیا ایک پیغام جلد دیا جائے گا جو بڑھ کر ایک بلند پکار بن جائے گا۔" یہ "بلند پکار" تیسرے فرشتے کی آخری تنبیہ کی علامت ہے، اور جب وہ پیغام دیا جائے گا تو یہ ایڈونٹسٹ تحریک کے آغاز کی تاریخ کو دہرائے گا۔ آخری تنبیہی پیغام وہ "پیغامات" ہیں جو "تمام کلیسیاؤں تک جانے" ہیں، اور "1840-1844 کے دوران دیے گئے تمام پیغامات کو اب زور دار طور پر پیش کیا جانا ہے۔"

الفا اور اومیگا ابتدا کے ذریعے انجام کو واضح کرتا ہے۔ ایلن وائٹ بیان کرتی ہیں کہ "پیغامات تمام کلیسیاؤں تک جانے ہیں"، اور یسوع نے یوحنا سے کہا، "میں الفا اور اومیگا ہوں، اول اور آخر؛ جو کچھ تو دیکھتا ہے اسے ایک کتاب میں لکھ، اور اسے آسیہ کی سات کلیسیاؤں کو بھیج: افسس، اسمیرنا، پرگامس، تھیاتیرا، سارڈس، فلادلفیا، اور لاودیکہ۔"

1840 سے 1844 تک کے پیغامات اُن پیغامات کا حصہ ہیں جو کلیساؤں کو بھیجے جانے ہیں۔